عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۴
۱۳ تا ۲۰ / صفر ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۴ تا ۳۱ / مارچ ۲۰۰۵ء
شمارہ: ۱۲

قیمت ۸ روپے

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سیرت و کردار کی خوبی

امانت و دیانتداری

جنت کا آسان راستہ

اسلام کے قلعے

شہیدِ ناموسِ رسالتؐ

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

متعدی امراض اور اسلام:

س:...... کیا جذام کے مرض میں مبتلا شخص سے اسلام نے رشتہ ختم کردیا ہے؟ اگر نہیں تو اس مرض میں مبتلا مریض سے جینے کا حق کیوں چھینا جاتا ہے؟ اور یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ اس سے شیر کی طرح بھاگو اور اس کو لمبے بانس سے کھانا دو؟

ج:...... جو شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس سے لوگوں کو اذیت ہوتی ہو، اگر لوگوں کو اس سے الگ رہنے کا مشورہ دیا جائے تو یہ تقاضائے عقل ہے، باقی بیماری کی وجہ سے اس کا رشتہ اسلام سے ختم نہیں ہوگا۔ اس بیماری پر اس کو اجر ملے گا۔ اسلام تو مرض کے متعدی ہونے کا قائل نہیں، لیکن اگر جذامی سے اختلاف کے بعد خدانخواستہ کسی کو یہ مرض لاحق ہوگیا تو ضعیف الاعتقاد لوگوں کا عقیدہ بگڑے گا اور وہ یہی سمجھیں گے کہ یہ مرض اس کو جذامی سے لگا ہے۔ اس فساد عقیدہ سے بچانے کے لئے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اس سے شیر کی طرح بھاگو (لمبے بانس سے کھانا دینے کا مسئلہ مجھے معلوم نہیں، نہ کہیں یہ پڑھا ہے)۔ الغرض جذام والے کی تحقیر مقصود نہیں بلکہ لوگوں کو ایذائے جسمانی اور خرابی عقیدہ سے بچانا مقصود ہے۔ اگر کوئی شخص قوی الایمان اور قوی المزاج ہو وہ اگر جذامی کے ساتھ کھا پی لے تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھایا ہے۔

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت سے انبیاء کی معیت نصیب ہوگی، ان کا درجہ نہیں:

س:...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ آیت کریمہ "ومن یطع اللہ والرسول الخ" (النسا: ۶۹) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: "جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء علیہم السلام اور صدیقین اور شہداء اور صالحین میں، اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔" اور اس کی تشریح یہ بتلاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے نبی، صدیق، شہید اور صالح کا درجہ مل سکتا ہے۔ کیا یہ مطلب اور تشریح درست ہے؟ اگر نہیں تو اس کے صحیح مطلب اور تشریح سے مطلع فرمائیں؟

ج:...... یہ تشریح دو وجہ سے غلط ہے، ایک تو یہ کہ نبوت ایسی چیز نہیں جو انسان کو کسب و محنت اور اطاعت و عبادت سے مل جائے، دوسرے اس لئے کہ اس سے لازم آئے گا کہ اسلام کی چودہ صدیوں میں کسی کو بھی اطاعت کاملہ کی توفیق نہ ہوئی۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کوشاں رہیں گے گو ان کے اعمال کم درجے کے ہوں لیکن ان کو قیامت کے دن انبیائے کرام (علیہم السلام)، صدیقین، شہداء اور مقبولان الٰہی کی معیت نصیب ہوگی۔

ولی اور نبی میں کیا فرق ہے؟

س:...... انبیائے کرام اور اولیائے عظام میں سب سے بڑا فرق کیا ہے؟

ج:...... "نبی" براہِ راست خدا تعالیٰ سے احکام لیتا ہے، اور "ولی" اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تابع ہوتا ہے۔

کوئی ولی، غوث، قطب، مجدد کسی نبیؑ یا صحابیؓ کے برابر نہیں:

س:...... مجدد، ولی، قطب، غوث، کوئی بڑا صاحب تقویٰ عالم دین، امام وغیرہ ان سب میں سے کس کے درجہ کو نبیوں اور پیغمبروں کے درجہ کے برابر کہا جاسکتا ہے؟

ج:...... کوئی ولی، غوث، قطب، امام، مجدد کسی ادنیٰ صحابیؓ کے مرتبہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا، نبیوں کی تو بڑی شان ہے۔ علیہم السلام۔

☆☆............☆☆............☆☆

ہفت روزہ ختم نبوت

حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

جلد: ۲۴ شمارہ: ۱۲ ۱۳ تا ۲۰ / صفر ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۴ تا ۳۱ / مارچ ۲۰۰۵ء

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا نذیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید انظر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

عالمی صورتحال اور نصاب تعلیم پر قادیانی اثرات	(اداریہ)	4
فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم	(امۃ اللہ تسنیم)	6
اسلام کے قلعے	(مولانا حکیم اللہ خان)	8
جنت کا آسان راستہ	(ڈاکٹر محمد لقمان الاعظمی ندوی)	10
امانت و دیانت داری	(علامہ سید سلیمان ندویؒ)	12
شیدا ناموس رسالت	(مولانا سعید احمد جلال پوری)	15
سیرت و کردار کی خوبی	(مولانا حکیم سید عبدالحی حسنیؒ)	19
پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج، ملک گیر احتجاج کی رپورٹ		21
عقائد اسلام اور مرزائیت	(مفتی محمد راشد مدنی)	27

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 الائیڈ بینک اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶، ۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazuri Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jame Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالمی صورتحال اور نصاب تعلیم پر قادیانی اثرات

قادیانیوں نے موجودہ عالمی صورتحال میں اسلام دشمن قوتوں کا ساتھ دینے کی اپنی روش پر عملدرآمد جاری رکھا ہے اور کیوں نہ ہو؟ آخر وہ ایک اسلام دشمن قوت کا خود ساختہ پودا جو ٹھہرے وہ اس ملک کی پیداوار ہیں جسے کبھی یہ گھمنڈ تھا کہ اس کے زیر تسلط علاقوں میں کبھی سورج غروب نہیں ہوتا' اور اب الحمدللہ! صورتحال یہ ہے کہ اس کے زیر تسلط علاقے میں کبھی سورج طلوع نہیں ہوتا' اور اگر خدانخواستہ کبھی طلوع ہوجائے تو وہ دن ان کے لئے عید کے دن سے کم نہیں ہوتا۔ بہرحال ذکر ہورہا تھا قادیانیوں کا۔ قادیانیوں کی یہ عادت رہی ہے کہ جب بھی عالم اسلام کو مشکلات درپیش آئیں تو وہ خوشیاں مناتے ہیں اور اپنے سفید آقاؤں کے ہر اسلام دشمن اقدام پر خوب واہ واہ کرتے ہیں۔ قادیانیت درحقیقت نام ہی سفید طاغوت کی اسلام دشمنی کا ساتھ دینے کا ہے۔

موجودہ دور میں جب دہشت گردی کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کو ہر انداز سے کچلنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس ظلم کے نتیجے میں ضائع ہونے والی مسلم جانوں کی اصل تعداد کو چھپانے اور اس ظلم پر پردہ ڈالنے اور اسے ہر طرح سے جائز قرار دینے کی جس طرح کوششیں کی جارہی ہیں' وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ دنیا کے ہر مکتبہ فکر نے جس میں غیر مسلم بھی شامل ہیں' اس کی ہر طرح سے مذمت کی' حتی کہ خود ان ممالک میں جو اس ظلم کے اصل ذمہ دار اور دہشت گردی کے اصل خالق ہیں' ان کی عوام نے بھی مسلمانوں پر اس ظلم کے خلاف شدید احتجاج کیا' لیکن قادیانی جماعت کے کسی رہنما تو دور کی بات' کسی ادنیٰ قادیانی نے بھی کبھی مسلمانوں کے خلاف ان اسلام دشمن اقدامات کی جھوٹے منہ بھی مذمت نہیں کی۔ ظاہر ہے کہ وہ ایسا کرتے بھی کیوں؟ کیونکہ ان کے نزدیک تو مسلمان ''کافر'' اور اسلام ''شیطانی مذہب'' ہے (نعوذ باللہ)' وہ تو مسلمانوں کو انسان ہی نہیں سمجھتے بلکہ مسلمان مردوں کو ''بیابانوں کے سور'' اور مسلم خواتین کو ''کتیوں'' سے بھی بدتر تصور کرتے ہیں۔ ان کی نظر میں یہودیوں اور ہندوؤں کی تو پھر بھی کوئی عزت ہوگی مگر وہ مسلمانوں کو ان کے برابر مقام دینے کے لئے بھی تیار نہیں۔ عیسائیوں بالخصوص سفید چمڑی والوں کی تو بات ہی چھوڑیں' وہ تو قادیانیوں کے مائی باپ ہیں' قادیانیوں نے مسلمانوں کو ان کے برابر بھی کبھی نہیں سمجھا ہے۔

ایک طرف قادیانیوں کا مسلمانوں کے خلاف یہ رویہ ہے' اور دوسری طرف نام کے مسلمانوں کا رویہ یہ دیکھیں جو اپنے آپ کو لبرل' آزاد خیال اور نہ معلوم کیا کیا قرار دیتے ہیں۔ ان نام کے مسلمانوں نے پاکستان میں قادیانیوں کو ایسی کھلی چھوٹ دینے کی روش اپنائی ہے کہ خود قادیانیوں کو بھی اس پر حیرت ہوتی ہوگی۔ یہ نام کے مسلمان حکومت میں شامل ہیں' بیوروکریسی کے ستون ہیں' سی بی آر' فوج' پولیس' خزانہ' دفاع سمیت تمام اہم سرکاری محکموں کے کرتا دھرتا ہیں۔ یہ ہر اس چیز سے بچتے ہیں جس کا اسلام ان سے مطالبہ کرتا ہے اور ہر وہ کام کرتے ہیں جو قادیانیوں اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کے مفاد میں جاتا ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کو اپنی ارتدادی تبلیغ کرنے کی غیر سرکاری اجازت دی ہوئی ہے' جس کی وجہ سے قادیانیوں کو کھلم کھلا اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ کی جرأت ہوئی جبکہ انہوں نے مسلمان مبلغین کو مختلف حیلے بہانے سے تنگ کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہوں کو مسلمانوں کی مساجد کی شکل میں تعمیر کرنے اور ان کے نام مساجد کی طرز پر رکھنے کا کوئی نوٹس نہیں لیا جس کی وجہ سے قادیانیوں کو مزید اسلام دشمن اقدامات اٹھانے کی شہہ ملی۔

ان نام کے مسلمانوں نے اگلا حربہ یہ آزمایا کہ کسی طرح اسلامی تعلیمات کو مسلمانوں کے دماغ سے بھلا دیا جائے اور نئی نسل کو ان تعلیمات سے یکسر محروم کردیا جائے جس کا لازمی نتیجہ ان کے خیال میں نئی نسل کے قادیانیوں کا شکار بننے کی صورت میں نکلے گا۔ چنانچہ اس کے لئے عملی اقدامات اٹھائے گئے۔ اسلام آباد میں قائم ایس ڈی پی آئی نامی ادارے کے نام نہاد محققین نے نصاب تعلیم پر ''ریسرچ'' شروع کی اور اپنی رپورٹ میں اس کے مختلف حصوں کو حذف کرنے کا مشورہ دیا۔ ''محققین'' کی اس ٹیم کے کتنے ممبر قادیانی تھے؟ اس کی کوئی تفصیلات تاحال معلوم نہیں ہوسکی ہیں۔ تاہم یہ بات یقینی ہے کہ اسلام دشمنی کے اتنے بڑے اقدام کے پیچھے قادیانیوں کا کوئی نہ کوئی ہاتھ ضرور ہے۔ اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ بعض اخباری اطلاعات کے مطابق بعض کتب میں عقیدۂ ختم نبوت کے باب میں تبدیلی کرکے ختم نبوت کے عقیدہ کے بارے میں دوٹوک

لفاظ کو قصداً مبہم بنانے کی کوشش کی گئی ہے جسے مستقبل میں کسی بھی وقت تبدیل کر کے مرزا قادیانی کی نبوت کی راہ ہموار کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ اس سازش کے پیچھے جو ادارہ کام کر رہا ہے (یعنی ایس ڈی پی آئی) ماضی میں یہ ادارہ معاصر روزنامے ''ڈان'' کی مختلف اشاعتوں میں اس قسم کے اشتہارات شائع کرواتا تھا' جس میں یہ تحریر ہوتا تھا کہ ''پاکستان میں احمدیوں اور عیسائیوں کا قتل عام روزمرہ کا معمول ہے'' اور اس کے نیچے مختلف مشہور زمانہ سیاسی و سماجی شخصیات کی جانب سے اس ''قتل عام'' کی مذمت ہوتی تھی۔ ایس ڈی پی آئی اپنے اسلام دشمن اقدامات اور قادیانیت نوازی کی اپنے سفید آقاؤں اور ان کی قادیانی ذریت سے کیا قیمت وصول کرتا ہے؟ یہ ہنوز ایک راز ہے' لیکن جس قسم کے اسلام دشمن اقدامات اس ادارے کی جانب سے ''ریسرچ'' کے نام پر تجویز کئے جا رہے ہیں اور حکومت جس طرح تابعداری کے ساتھ ان اقدامات کو عملی جامہ پہنا رہی ہے' وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یقینی طور پر ان دونوں نے اس کی کوئی بہت بھاری قیمت وصول کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کے زیر انتظام کام کرنے والے محکمہ تعلیم کے کارپرداز کسی طور پر نصاب تعلیم میں تبدیلی کو اپنی غلطی ماننے کے لئے اب بھی تیار نہیں بلکہ اس تبدیلی بلکہ تحریف کو جائز اور درست ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے۔ آخر ''وِنڈر فل وومن منسٹر'' کے الفاظ کسے اچھے نہیں لگتے بالخصوص جبکہ وہ آقاؤں کی جانب سے کہے گئے ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہی وہ ٹاسک تھا جس کی انجام دہی کے لئے بلوچستان کے ایک پسماندہ علاقے کی ایک معمولی اسکول ٹیچر کو ''وفاقی وزیر تعلیم'' جیسے اعلیٰ عہدے پر فائز کیا گیا اور ایس ڈی پی آئی جیسے اداروں کی بے سروپا' جاہلانہ اور مکمل طور پر اسلام دشمن تجاویز کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ یہ درست ہے کہ سیاسی و مذہبی حلقوں کی جانب سے نصاب کے بعض حصوں کی تبدیلی کے خلاف شدت سے آواز اٹھائی گئی جس پر حکومت نے ان حصوں کی تبدیلی کے عمل سے پہلوتہی اختیار کی لیکن عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے کی جانے والی نصابی تبدیلیوں پر فی الحال کوئی سخت ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ اس موقع پر ہم سیاسی و مذہبی حلقوں کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق الفاظ کو نصاب میں مبہم بنانے پر بھی اسی شدت سے آواز اٹھائیں جس شدت سے فریضہ جہاد کے حوالے سے آواز اٹھائی بلکہ اس کے بارے میں زیادہ شدت کی ضرورت ہے کیونکہ اس کا تعلق براہ راست عقیدے سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔ ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ نصاب تعلیم کو قادیانیوں کے اثرات سے پاک کرے اور عقیدۂ ختم نبوت سمیت کسی بھی اسلامی فریضے کے خلاف لب کشائی یا نصاب میں اسے تبدیل کرنے سے گریز کرے ورنہ اس کا حشر مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی سے مختلف نہ ہوگا۔ اگر حکومت نے ایس ڈی پی آئی جیسے اداروں کو بند نہ کیا تو مسلمان خود ان اداروں کو بزور قوت بند کرنے پر مجبور ہوں گے۔ ایسے ادارے ملکی سالمیت کے لئے شدید خطرہ ہیں۔ انہیں فوراً بند کرنا ملکی مفاد میں ہے اور اشد ضروری ہے۔ جناب صدر! اس ملک کو قادیانیوں کے اثرات سے پاک کیجئے۔ یہ ملک قادیانیوں نے نہیں بنایا بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے بنایا ہے۔ یہاں مرزا قادیانی کی جعلی نبوت نہیں چلے گی بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر نبوت و رسالت چلے گی۔ اگر آپ نے قادیانیوں کو لگام نہ دی اور ان کے آقاؤں کی خواہش پر ہر غیر اسلامی چیز کو اسلامی باور کرانے کی روش اختیار کی تو یاد رکھئے کہ قیامت کے دن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ہوں گے اور آپ کا گریبان۔ برائے کرم اپنی نجات کا سامان کیجئے اور اسلام کا دست و بازو بنئے۔ اسلام ہی آپ کو نجات دائمی دلا سکتا ہے۔ مسلمانوں کا ساتھ دیجئے اور غیر مسلموں سے دوری اختیار کیجئے۔ نصاب تعلیم کو قادیانیوں کے اثرات اور اسلام دشمن قوتوں کے احکامات سے پاک رکھئے۔ یہی آپ کے اور قوم کے مفاد میں ہے' اور اس ملی مفاد کا خیال رکھنا آپ کا فریضہ ہے۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاد دہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ : خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت نما مردوں اور مرد نما عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کا لباس اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا لباس پہنتی ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قسم کے لوگ دوزخی ہیں' میں نے ان کو دیکھا نہیں ہے' ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ گاؤدم کوڑے ہیں' اسی کوڑے سے لوگوں کے مارتے ہیں' دوسرے عورتیں ہیں جو ظاہر میں تو کپڑے پہنے ہیں مگر حقیقت میں برہنہ ہیں' مائل کرنے والیاں اور خود مائل ہونے والیاں' ان کے سربختی اونٹوں کے جھکے ہوئے کوہان کی مثل ہیں' ایسی عورتیں نہ جنت میں جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی اور اس (جنت) کی خوشبو بہت دور سے ملتی ہے۔ (مسلم)

شیطان کی مشابہت کرنا:

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ' بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ بائیں ہاتھ سے کھایا پیا نہ کرو' بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔ (مسلم)

امۃ اللہ تسنیم

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے' تم خضاب کیا کرو تاکہ ان کی مخالفت ہو۔ (بخاری و مسلم)

بال سیاہ کرنے کی ممانعت:

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہؓ (حضرت ابو بکر صدیقؓ کے والد) لائے گئے' ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ کی طرح سفید تھے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو رنگ دو مگر سیاہ نہ کرنا۔ (مسلم)

کچھ سر مونڈنے اور کچھ چھوڑ دینے کی ممانعت:

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا' جس کا آدھا سر منڈا تھا اور آدھے میں بال تھے' آپؐ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا: یا تو تمام بال منڈوا دو یا بالکل نہ مونڈو۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفرؓ کی شہادت کے بعد تین دن آل جعفر کو چھوڑ رکھا (یعنی ان کو رنج سے منع نہیں فرمایا) تین دن کے بعد آپ تشریف لائے اور فرمایا: اب میرے بھائی پر نہ رونا' پھر فرمایا: میرے بھتیجوں کو لاؤ' پس ہم لوگ لائے گئے' گویا ہم چوزے تھے' آپؐ نے نائی کو بلوایا اور ہمارے سروں کے مونڈنے کا حکم دیا' حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈانے سے منع فرمایا ہے۔ (نسائی)

بال میں بال ملانے اور گودنے اور دانتوں کو تیز کرنے کی ممانعت:

حضرت اسماء سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بچی کے بیماری کی وجہ سے بال جھڑ گئے ہیں اور میں اس کی شادی کرنے والی ہوں' تو کیا میں

دوسرے کے بال لگا کر اس کے بال بڑھا دوں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال جوڑ کر بڑھانے اور بڑھوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ (بخاری' مسلم)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حج کے سال منبر پر حضرت معاویہؓ سے سنا ہے' بالوں کا ایک گچھا جو ان کے پہرہ دار سپاہی کے ہاتھ میں تھا' اپنے ہاتھ میں لیا اور کہنے لگے: اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے' فرماتے تھے: بنی اسرائیل تب ہی ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ وطیرہ اختیار کیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑ کر بڑھانے والی اور بڑھوانے والی' گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے گودنے' گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور بال اکھیڑنے والیوں اور دانتوں کو ریت کر پتلا کرنے والیوں پر جو حسن بڑھانے کی خاطر کرتی ہیں' اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں تبدیلی کرتی ہیں' ان پر لعنت کی تو ایک عورت نے حضرت ابن مسعودؓ سے اس بارے میں بحث کی۔

حضرت ابن مسعودؓ نے کہا: میں اس پر کیوں نہ لعنت بھیجوں جس پر حضورؐ نے لعنت کی ہے۔ کلام مجید میں تو موجود ہے:

''وما اتکم الرسول فخذوہ
وما نھاکم عنہ فانتھوا۔''

''جو تم کو رسول دیں' اس کو لے لو اور
جن سے منع کریں اس سے باز رہو۔''

سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت:

حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ

باقی صفحہ 18 پر

[redacted]

سانحہ ارتحال

کوہستان کے ایک صالح مسلمان جناب محمد صالح گزشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔ موصوف امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے عقیدت مند تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی تقاریر مختلف اجتماعات میں آپ نے براہ راست سنی تھیں۔ محمد صالح مرحوم پر توحید کی تبلیغ کا ذوق غالب تھا۔ اشعار و نظموں کے ذریعہ بھی توحید کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بڑے شیدائی تھے۔ ہفت روزہ ختم نبوت کے مستقل قاری تھے۔ جمعیت علماء اسلام کی مقامی جماعت کے رہنما بھی رہے۔ تبلیغی جماعت سے بھی تعلق تھا۔ چند سالوں سے صاحب فراش چلے آ رہے تھے۔ بقرعید کے دن بعد نماز عصر ان پر مرگی کا دورہ پڑا' جس سے گر کر بے ہوش ہو گئے تھے۔ اسی حالت میں انہیں گھر لے جایا گیا لیکن موصوف جانبر نہ ہو سکے اور انتقال فرمایا۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ اور پانچ بیٹے شامل ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قارئین سے بھی مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

قاضی فیض احمد' قاضی احسان احمد کو صدمہ

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے رکن قاضی فیض احمد کے برادر اصغر اور جماعتی مبلغ قاضی احسان احمد کے عم مکرم جناب شیخ منظور احمد گزشتہ دنوں کراچی میں قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کافی عرصہ علیل رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام زعماء و کارکنان مرحوم کے لواحقین سے اظہار تعزیت اور مرحوم کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کرتے ہیں۔ قارئین سے بھی درخواست ہے کہ وہ مرحوم کو ایصال ثواب اور دعاؤں میں یاد رکھیں۔

انتقال پر ملال

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر الحاج حافظ شیخ بشیر احمد کی اہلیہ علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں زندگی کے ہر شعبہ کے چیدہ چیدہ افراد نے شرکت کی۔ مرحومہ کی تدفین قبرستان جلیل ٹاؤن میں کی گئی۔ نماز جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب الحاج عثمان عمر ہاشمی' سیکریٹری جنرل قاری محمد یوسف عثمانی' ڈپٹی سیکریٹری' پروفیسر محمد اعظم نظیبی' سیکریٹری اطلاعات سید احمد حسین زید' سالار حافظ محمد معاویہ' مرکزی مبلغ حافظ محمد ثاقب' مولانا محمد الیاس قادری' محمد امان اللہ قادری' مدرسہ نصرت العلوم کے شیخ الحدیث مولانا عبدالقدوس قاری' مولانا اللہ یار' تبلیغی جماعت کے رہنما مولانا مفتی محمد اویس خان' مدرسہ مجددیہ کے پرنسپل مولانا محمد اشرف صابر' جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا محمد فاروق کھنانہ اور دیگر نے شرکت کی۔ مولانا فقیر اللہ اختر مرکزی مبلغ نے مرحومہ کی رحلت پر اظہار تعزیت کیا۔

اسلام کے قلعے

مولانا سلیم اللہ خان

اسلام کو تشدد اور دہشت گردی کا علمبردار قرار دینے کے لئے مغرب اور یورپ میں جاری جارحانہ مہم اور ان کی طرف سے اسلامی تعلیمات کے اشاعتی مراکز اور سرچشموں کو خود ساختہ اور بے سروپا الزامات کے ذریعے جس غیر معمولی پیمانے پر ہدف بنانے کی تحریک شروع ہے اس سے بجا طور پر دردمند مسلمانوں' بالخصوص مذہبی حلقوں میں تشویش پیدا ہوئی ہے' بدقسمتی سے دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد کے نتیجہ میں سپر پاور امریکا سمیت جن مغربی اور یورپی ممالک کا اتحاد عمل میں آیا ہے' پاکستان کو بھی جغرافیائی اہمیت اور مخصوص حالات کی بنا پر اس کا اہم حصہ بنا کر اپنے اہداف کے حصول کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے وفاداری کا ثبوت فراہم کرنے پر مجبور کردیا گیا۔ چونکہ مملکت خداداد پاکستان میں سب سے زیادہ دینی ادارے موجود ہیں اور مسلمانوں کے خلاف استحصالی پالیسیوں کی وجہ سے مغرب کی آنکھوں میں آنکھ ڈالنے اور اسے للکارنے والی دینی اور مذہبی تحریکیں یہیں سب سے زیادہ پنپتی اور پرورش پاتی ہیں' اس لئے اسلام' خصوصاً اس کے تصور جہاد کے خلاف تشدد' دہشت گردی اور عدم رواداری کے الزامات کا سہارا لے کر عالمی اتحاد میں فرنٹ لائن اتحادی کا کردار ادا کرنے کی وجہ سے حکومت پاکستان پر نصاب تعلیم کو سیکولر بنانے کے لئے زبردست دباؤ ڈالا گیا۔ دینی مدارس اور مذہبی اداروں کو دہشت گردی کے مراکز قرار دے کر انہیں سیل کرنے یا پھر ان پر چھاپے مار کر وہاں پڑھانے والے اساتذہ و معلمین کو ہراساں کرنے کی روش اختیار کی گئی۔ مغرب اور بالخصوص سپر پاور امریکا کی طرف سے ان مطالبات کے نتیجہ میں خود زعمائے حکومت نے بھی مدارس کی رجسٹریشن اور نصاب تعلیم میں تبدیلی کی آواز اٹھائی' میڈیا پر بعض سرکاری اہلکاروں نے چیخ و پکار کرکے مدارس کو دہشت گردی اور مجرم عناصر کی آماجگاہ باور کرا کر ان کی تلاشی لینے اور حکومتی تحویل میں لینے کی تجاویز پیش کیں۔ اس کے نتیجہ میں جامعہ فریدیہ اسلام آباد' جامعہ سیدہ حفصہ للبنات پر پولیس نے یلغار کرکے جس افسوسناک واردات کے ذریعہ اس کے طلبہ و طالبات اور منتظمین کو ہراساں کیا' اس سے ان کے درپردہ عزائم کھل کر سامنے آگئے' حکومت کے اس انتہا پسندانہ آپریشن کے نتیجہ میں عوامی ناراضگی کا درجہ حرارت بلند ہونے کے ساتھ مدارس سے وابستہ علمائے کرام میں تشویش کی لہر دوڑنا فطری بات تھی' ہم ان سیاسی رہنماؤں' صحافیوں اور کالم نویسوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمیشہ ایسے مواقع پر مدارس کی حمایت کرتے ہوئے حکومت کے مخالفانہ اقدامات کی بھرپور مذمت کی۔

ہماری رائے میں مدارس کے خلاف حکومت کی اس مخالفانہ سوچ اور طرز فکر کی ان واضح وجوہات کے علاوہ جو برسرزمین حقائق کی روشنی میں ایک عام آدمی کی نظروں سے بھی اوجھل نہیں' ایک سبب حکومت اور ارباب مدارس کے درمیان تعلقات میں حائل وہ وسیع خلیج بھی ہے' جسے پاٹنے اور ختم کرنے کی جدوجہد کی ضرورت ہے' بہت سارے امور میں عدم ارتباط اور عدم واقفیت کی وجہ سے حکومت مغربی پروپیگنڈوں اور خود پاکستان کے اندر بعض استحصال پسند اور دین بیزار سیکولر عناصر کے اوچھے الزامات سے متاثر ہوکر مدارس کے حوالے سے تحفظات کا شکار رہی۔

ملک کی حکمرانی پر ان خودغرض اور استحصال پسند قوتوں کا غلبہ ہے جو اپنے مفادات کی خاطر پاکستان میں ہر اس عمل کو نقصان پہنچاتی ہیں' جس سے عوام اور علمائے کرام کے درمیان یکجہتی اور ہم آہنگی کی فضا ہموار ہوسکے۔

چنانچہ ان بحرانی حالات میں مدارس کی بقا' اس کے نظام تعلیم کو تحفظ فراہم کرنے اور معاشرہ میں اس کی ساکھ کو بحال کرنے کے لئے اتحاد

تنظیمات مدارس نے مختلف شہروں میں اجلاس کئے' حکومت سے مسلسل مذاکرات جاری رکھے' جن میں دینی مدارس کے صحیح کام اور کردار سے حکومت کو آگاہ کیا' ان مذاکرات کے نتائج الحمدللہ! بارآور ثابت ہوئے۔ حکومت نے نئے قانون کے تحت مدارس کی رجسٹریشن کا مطالبہ واپس لے لیا' ہماری کوششیں اس کے بعد بھی جاری رہیں اور انشاءاللہ جاری رہیں گی' چنانچہ اس حوالے سے اتحاد تنظیمات مدارس نے جامعہ فاروقیہ کراچی میں ۲۸/ اگست کو ایک اہم اجلاس منعقد کیا' جس میں متحدہ مجلس عمل کے مرکزی رہنماؤں نے بھی شرکت کی' بہرحال دینی مدارس کے لئے رائے عامہ ہموار کرنے اور عوام کو صحیح صورتحال سے آگاہ کرنے کے لئے چند اقدامات کی سردست ضرورت محسوس ہوتی ہے:

۱:...... دینی مدارس کی اہمیت اور اصلاح معاشرہ کے لئے اس کے کردار کو واضح کرنے کے لئے مختلف قسم کے اقدامات کئے جاسکتے ہیں' منبرو محراب سے دینی مدارس کے حق میں رائے عامہ ہموار کرنے کے لئے موثر آواز اٹھائی جاسکتی ہے اور الحمدللہ! ملک کے ائمہ اور خطباء اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہیں' جمعہ کے خطبات میں حضرات خطباء کے خطبوں اور تقریروں سے لوگوں کے ذہنوں کی اصلاح ہوتی ہے اور دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ سے پیدا ہونے والے شکوک و شبہات کا ازالہ بڑی حد تک ہوجاتا ہے' لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنے زیر اثر علاقے میں ایسے اجتماعات منعقد کئے جائیں جن میں دینی مدارس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کا اہتمام ہو' نماز جمعہ کے متصل بعد مکبر الصوت لے کر مسجد سے باہر نماز سے فارغ ہونے والوں کے مجمع سے بھی اس موضوع پر بات کی جاسکتی ہے۔ اس طرز عمل سے مدارس کے حق میں رائے عامہ ہموار ہوگی' ہماری رائے کے مطابق اگر مساجد کے ائمہ اور خطباء ملک بھر میں اس طرز عمل کو اختیار کریں تو مدارس کے حق میں اس کے نہایت مفید اثرات مرتب ہوں گے۔

۲:...... ارباب مدارس کو چاہئے کہ وہ اخبارات و جرائد سے وابستہ صحافیوں اور کالم نویسوں سے مضبوط تعلقات استوار کریں' انہیں اپنے اعتماد میں لیں' کنونشنز اور کانفرنسوں میں انہیں شرکت کی دعوت دیں۔ ان پر یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی جائے کہ دینی مدارس کسی قسم کی دہشت گردی اور مجرمانہ کارروائیوں میں ملوث نہیں۔ وہاں عدم تشدد' رواداری' امن اور اسلامی بھائی چارگی کا درس دیا جاتا ہے' اس حوالہ سے صحافی اور کالم نویس برادری سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ اسلام سے اپنی وابستگی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے قلم کے ذریعے مدارس کی حمایت' رائے عامہ ہموار کرنے اور حکومت کی طرف سے مدارس کے خلاف کسی بھی قسم کی مخالفانہ کارروائیوں کی مذمت اور بھرپور احتجاج کرکے اپنا فرض ادا کریں۔

۳:...... خوش قسمتی سے صوبائی اسمبلیوں کے علاوہ قومی اسمبلی اور سینیٹ میں علمائے کرام اور بالخصوص متحدہ مجلس عمل کے رہنماؤں کو ایک موثر نمائندگی حاصل ہے' اس پر مستزاد صوبہ سرحد میں حکومت بھی انہی کی ہے' یہ حضرات دینی مدارس کی حمایت میں ایک متحرک اور فعال کردار ادا کرسکتے ہیں کیونکہ انہیں تمام حل طلب مسائل اور متنازعہ مذہبی' قانونی اور آئینی امور پر رائے دینے کا مکمل اختیار حاصل ہے' اپنے اس اختیار کا فائدہ اٹھا کر اگر عوام کے یہ منتخب نمائندے صوبائی اسمبلیوں' قومی اسمبلی اور صوبہ سرحد میں حکومت اور عوام پر مدارس کے حوالے سے اٹھائے جانے والے الزامات کی اصل حقیقت واضح کریں اور حکومت کی مخالفانہ پالیسیوں کے خلاف موثر آواز اٹھائیں تو اس سے مطلوبہ اہداف و مقاصد تک پہنچنے میں یقیناً زیادہ عرصہ نہیں لگے گا۔ ظاہر ہے کہ جب صوبائی اسمبلیوں' قومی اسمبلی اور سرحد میں متحدہ مجلس عمل کی حکومت' حکومت کی مخالفانہ کارروائیوں کے خلاف احتجاجی آواز اٹھائے گی اور مدارس کے جائز مطالبات کے تسلیم کرائے جانے کی بات کرے گی تو پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا خود بخود ہماری طرف متوجہ ہوگا' ذرائع ابلاغ ہمارے مسائل کو نمایاں طور پر پیش کریں گے' اس سے ایک طرف اگر رائے عامہ ہموار ہوگی تو دوسری طرف حکومت بھی مدارس کے مسائل اور جائز مطالبات پر مثبت انداز میں غور وفکر کرنے پر مجبور ہوجائے گی۔

یہاں ہم یہ حقیقت بھی واضح کردینا چاہتے ہیں کہ وفاق المدارس کی قیادت حالات پر پوری بالغ نظری سے نظر رکھے ہوئے ہے' وہ دین دشمن اور سیکولر عناصر کے ناپاک عزائم سے پوری طرح آگاہ اور ان کے اعتراضات کا بھرپور جواب دینے کی صلاحیت رکھتی ہے' وہ مدارس سے متعلق مسائل کے حل کے لئے مسلسل جدوجہد کررہی ہے۔ گزشتہ دنوں حکومت کی سرپرستی میں مدارس پر چھاپوں کا جو مذموم اور ناروا سلسلہ شروع ہوا' اس حوالے سے بھی وفاق المدارس العربیہ اور اتحاد تنظیمات مدارس نے ایک بھرپور اور موثر مہم کا آغاز کیا ہے جو انشاءاللہ کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔

☆☆............☆☆

جنت کا آسان راستہ

ڈاکٹر محمد لقمان اعظمی ندوی

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا‘ اس نے عرض کیا: ”اللہ کے رسولؐ آپ بتائیں کہ اگر میں پانچوں وقت کی فرض نمازیں پڑھ لوں‘ رمضان المبارک کے روزے رکھوں‘ حلال کو حلال سمجھوں اور حرام کو حرام (یعنی حلال اور جائز کاموں کو کروں اور حرام و ناجائز کاموں سے بچوں؟) اس سے زیادہ کچھ اور نہ کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں! تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب سن کر اس شخص نے کہا: خدا کی قسم! میں اس میں کچھ اضافہ نہ کروں گا (رواہ مسلم)

دین اسلام کے اندر سہولت و آسانی کے نمونوں میں سے ایک اچھا نمونہ ہے‘ ایک سائل بڑی سادگی اور بے تکلفی کے ساتھ سوال کرتا ہے کہ اللہ کے رسول! آپ فرمائیں کہ اگر میں عبادت والے شعائر کو ادا کر لوں اور پوری عمر حرام و حلال کا لحاظ رکھوں‘ اس پر کاربند رہوں تو کیا میرے لئے جنت کا راستہ آسان ہو جائے گا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مشفقانہ اور کریمانہ جواب میں سائل کو خوشخبری دیتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ایک عملی نظام حیات اور بہت ہی آسان طریقہ زندگی ہے‘ اسلام یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تن تنہا ساری مخلوق و کائنات کا مالک و خالق ہے اور تنہا وہی عبادت کے لائق ہے اور خدا اور بندے کے ربط و تعلق کو شعائر عبادت‘ نماز اور روزہ اور حرام و حلال کی پابندیوں پر عمل کے ذریعہ قوت بخشتا ہے اور یہ چیز طبعی اور فطری طور پر ایک ایسے اسلامی معاشرہ کے قیام کی طالب ہے‘ جس کے سائے میں ایک مسلمان اپنے دین اور ان اچھے اطوار و عادات کے ساتھ زندگی گزارے جن کی یہ دین رہنمائی کرتا ہے۔ تو ضروری ہے کہ ایک ایسا ماحول و معاشرہ پایا جائے جو اس عقیدہ و تصور کی تمام قدروں کے ساتھ زندگی گزارتا ہو‘ اس پاکیزہ معاشرہ میں نیکی اور فضیلت ہی وہ خوبی ہوگی جس کو اس معاشرہ میں رہنے والے تمام لوگ جانتے اور اس کو اپناتے ہوں گے۔ برائی‘ رذالت اور گندگی (منکر) ناپسندیدہ و بری بات قرار پائے گی‘ جس کو اس معاشرہ کی ہر شے رد کرے گی‘ جب معاشرہ اس معیار پر آ جائے گا تو زندگی کے لئے اسلامی دستور ایک آسان دستور بن جائے گا۔ اس ماحول و سوسائٹی میں مسلمان فطری اور راحت بخش زندگی گزارے گا‘ اس لئے کہ وہ اس ماحول طبعی اور فطری میں سانس لے گا‘ اس کی نیکی کے کاموں کے لئے معاونین مل جائیں گے جو حلال کو حلال سمجھنے اور حرام کو حرام سمجھنے میں اس کی مدد کریں گے اور اسلامی اخلاق پر کاربند اور عمل پیرا ہونے میں حسی اور معاشرتی دونوں طرح کی راحت ہے‘ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے سائل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب سن کر اس ماحول و فضا میں پہنچ گیا اور اس نے سکون و راحت محسوس کی۔ چنانچہ بول اٹھا: خدا کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ نہ کروں گا۔

یہ حدیث بتاتی ہے کہ جس نے واجبات کو ادا کیا اور حرام کاموں سے بچا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اس مفہوم میں یا اسی کے قریب قریب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث وارد ہیں۔ نسائی‘ ابن ماجہ‘ حاکم نے حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما کی حدیث کی تخریج کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہر وہ بندہ جو پنج وقتہ نماز پڑھتا ہو‘ رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہو‘ زکوٰۃ ادا کرتا ہو‘ ساتوں گناہ کبیرہ سے بچتا ہو‘ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں‘ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔“

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

”اگر تم بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے اجتناب رکھو گے تو

ہم تمہارے (چھوٹے چھوٹے) گناہ معاف کردیں گے اور تمہیں عزت کے مکانوں میں داخل کریں گے۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے بیان کیا گیا ہے کہ ضمام بن ثعلبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد لے کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوں نمازوں، روزہ، زکوٰۃ، حج اور تمام اسلامی احکام کو بیان فرمایا۔

جب آپ بیان فرما چکے تو انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا: "اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ۔" اور کہا کہ میں ان فرائض کو پورا کروں گا اور ان تمام باتوں سے بچوں گا جن سے آپ نے ہم کو منع فرمایا ہے، نہ اس میں زیادتی کروں گا نہ کمی، آپ نے ان کی بات سن کر فرمایا: "اگر یہ مخلص و سچا ہے تو جنت میں داخل ہوگیا۔"

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتادیجئے کہ جب میں اس کو کرلوں تو جنت میں داخل ہوجاؤں؟ آپؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نمازیں اچھی طرح پڑھو، فرض زکوٰۃ ادا کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو۔"

آپؐ کا ارشاد سن کر اس اعرابی نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، اس میں کبھی کوئی چیز نہ بڑھاؤں گا، نہ کمی کروں گا، پھر جب وہ واپس ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو کسی جنتی کو دیکھنے کی خواہش ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

اس اعرابی کا مطلب یہ نہ تھا کہ اس فرض نمازوں، زکوٰۃ، رمضان کے روزوں، حج بیت اللہ میں نفل کا اضافہ نہ کرے گا، اس کا مطلب یہ بھی نہ تھا کہ اس کے علاوہ دیگر اسلامی احکام اور واجبات پر عمل نہ کرے گا۔

ان احادیث میں حرام چیزوں کا ذکر نہیں ہے، اس لئے کہ سوال کرنے والے نے ان اعمال کے بارے میں پوچھا تھا، جن پر عمل کرنے والا جنت میں داخل ہوجائے گا، جنت میں داخلہ کی خوشخبری ان اعمال میں سے بعض پر عمل کرنے سے بھی دی گئی ہے، مثلاً نماز، مشہور حدیث میں ہے: "جس نے وقت پر نمازیں ادا کیں اس کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ حق حاصل ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے۔"

جیسا کہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب جنت میں داخل ہونے سے روک دے گا، مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رشتوں کا توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ ایسے ہی آپ کا یہ ارشاد ہے: جس کے دلوں میں ذرہ برابر کبر (غرور) ہوگا وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔

حدیث کا فقہی پہلو:

حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسلمان ارکان اسلام اور ایمان سمجھ لے اور اپنے اوپر واجب فرائض کو ادا کرے تو وہ جنت کے راستہ پر چل پڑا۔

حدیث میں حج اور زکوٰۃ کا ذکر نہ ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی پر قادر نہیں تھا، یہ دونوں چیزیں ان میں شامل ہیں جو حرام و حلال کہلاتی ہیں گو اس حدیث میں مذکور نہیں۔

یہاں حلال سے مراد وہ چیزیں ہیں جو حرام نہیں ہیں، لہٰذا واجبات اور مستحبات اور مباح سب اس میں شامل ہیں۔

علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ کلمہ توحید کا اقرار جنت میں داخلہ اور آگ سے نجات کا سبب و مقتضا تو ہے لیکن اس کے لئے شرائط ہیں، یعنی فرائض کی ادائیگی اور جنت میں داخلہ سے رکاوٹ بننے والی چیزوں یعنی گناہ کبیرہ سے (نجات) بچنا۔ حضرت حسنؒ نے فرزدق سے کہا: لا الٰہ الا اللہ کے کچھ شرائط ہیں؟ تم کسی پاک دامن پر بہتان لگانے سے بہت دور رہو۔

موجودہ حالات سے حدیث کی تطبیق:

(۱) حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام آسانی اور سہولت کا دین ہے، وہ انسانوں کو اس مشقت سے زیادہ مشقت کا مکلف نہیں بناتا جس کو وہ برداشت کرسکیں۔

(۲) حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام تربیت کے سلسلہ میں افراد کے حالات کے اعتبار سے تربیت کی خوراک دیتا ہے، اسی لئے اس حدیث میں آپ کا جواب مختصر اور جامع تھا، جو سائل کے حالات کے مطابق تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ داعی اور مربی کو مخاطب کے حالات و ماحول کی پوری رعایت کرنی چاہئے تب ہی وہ تربیت میں کامیاب ہوگا۔

(۳) اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنن و نوافل کا ذکر نہیں فرمایا، اس لئے کہ سائل ابھی قریب ہی مدت میں اسلام لایا تھا، بہت سی باتوں کو اس سے کہنا اس کو مشکل معلوم ہوتا، آج کے موجودہ ماحول میں دعوت کا کام کرنے والوں کو اس اسلوب دعوت کو اپنانے کی کتنی شدید ضرورت ہے کہ وہ مخاطب کے مزاج و طبیعت اور اس کی نفسیات کی پوری رعایت کرتے ہوئے اس کو مخاطب کرے۔

آیت کریمہ میں بھی اسی کا ارشاد ملتا ہے:

"اے پیغمبر! لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔" (سورۃ نحل:۱۲۵)

☆☆......☆☆

امانت و دیانتداری

علامہ سید سلیمان ندویؒ

آپس کے لین دین کے معاملے میں جو اخلاق جوہر مرکزی حیثیت رکھتا ہے' وہ دیانتداری اور امانت ہے' اس سے مقصود یہ ہے کہ انسان اپنے کاروبار میں ایماندار ہو اور جس کسی پر جتنا ہو اس کو پوری دیانت سے رتی رتی دے دے' اسی کو عربی میں امانت کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی شریعت کو جسے اس نے نوع انسانی کے سپرد کیا ہے' امانت کے لفظ سے ادا کیا ہے:

"ہم نے (اپنی) امانت آسمانوں پر اور زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کی تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈرے اور انسان نے اس کو اٹھالیا' بلاشبہ وہ ظالم اور نادان ہے۔"

اس سے ظاہر ہوا کہ یہ پوری شریعت ایک خدائی امانت ہے جو ہم انسانوں کے سپرد ہوئی ہے' اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے مطابق اپنے مالک کا پورا پورا حق ادا کریں' اگر ہم ایسا نہ کریں تو خائن ٹھہریں گے۔

خدا کا فرشتہ جو خدا کا پیام لے کر اس کے خاص بندوں پر اترتا تھا' امانت سے متصف ہوتا تھا تا کہ بندوں کے لئے جو حکم خدا کی جانب سے آئے وہ کمی بیشی کے بغیر خدا کا اصلی حکم سمجھا جائے' اسی لئے قرآن میں اس فرشتہ کا نام "الامین" رکھا گیا:

"اس پیغام کو لے کر امانت والی روح اتری۔" (سورہ شعراء:۱۹۳)

"اس کا کہا مانا جاتا ہے' وہاں امانت والا ہے۔" (سورہ تکویر:۲۱)

اکثر پیغمبروں کی صفت میں بھی یہ لفظ قرآن میں آیا ہے کہ انہوں نے اپنی اپنی امت سے یہ کہا:

"میں تمہارے لئے امانت دار قاصد ہوں۔" (شعراء:۱۰۷)

یعنی خدا سے جو پیغام مجھے ملا ہے' وہ بے کم و کاست تم کو پہنچاتا ہوں' اس میں اپنی طرف سے ملاوٹ کچھ نہیں ہے۔

ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے پہلے مکہ والوں کی طرف سے "امین" کا خطاب ملا تھا' کیونکہ آپ اپنے کاروبار میں دیانتدار تھے' اور جو لوگ جو کچھ آپ کے پاس رکھواتے تھے وہ آپ جوں کا توں ان کو واپس کرتے تھے۔ نیک صفت مسلمانوں کی صفت یہ بتائی گئی:

"اور جو اپنی امانتوں اور وعدہ کا پاس رکھتے ہیں۔" (مومنون:۸)

بعض روایتوں میں ہے کہ خانہ کعبہ کی کنجی عثمان بن طلحہ بن عبدالدار شیبی کے پاس رہتی تھی' فتح مکہ کے وقت وہ ان کے ہاتھ سے زبردستی لے لی گئی' اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

"بلاشبہ تم کو اللہ حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے مالکوں کے حوالہ کرو۔" (سورۂ نساء:۸۵)

اس حکم کے مطابق یہ امانت ان کو واپس کی گئی' انہوں نے سبب پوچھا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ خدا نے یہی حکم دیا ہے' وہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے' اسلام کے اس انصاف اور امانت داری کے حکم کا ان پر یہ اثر ہوا کہ وہ مسلمان ہو گئے' بہرحال یہ واقعہ صرف شان نزول کا حکم رکھتا ہے' اور معنی کے لحاظ سے امانت کے ہر جزئیہ پر اس کا اطلاق یکساں ہوگا' اسی لئے اہل تفسیر کی تصریحات کے مطابق اس کی وسعت میں وہ امانت الٰہی بھی داخل ہے' جس کا نام عموم کے ساتھ تکلیف شرعی ہے' اور وہ امانت بھی داخل ہے جس کا نام عدل وانصاف ہے اور جو حاکموں کو اپنی رعایا کے حقوق کو ادا کرنے پر مجبور کرتا ہے اور وہ تمام امانتیں بھی اس میں داخل ہیں' جن کو ان کے مالکوں کے سپرد کرنا ضروری ہے۔

اس تفصیل سے ظاہر ہوگا کہ امانت کا دائرہ صرف روپے پیسے' جائیداد اور مالی اشیاء تک محدود نہیں جیسا کہ عام لوگ سمجھتے ہیں' بلکہ ہر مالی' قانونی اور اخلاق امانت تک وسیع ہے' اگر کسی کی کوئی چیز آپ کے پاس رکھی ہے تو اس کے مانگنے پر یا یوں بھی اس کو جوں کا

توں دے دینا امانت ہے‘ اگر کسی کا کوئی حق آپ پر باقی ہے تو اس کو ادا کرنا بھی امانت ہے‘ کسی کا کوئی بھید آپ کو معلوم ہے تو اس کو چھپانا بھی امانت ہے‘ کسی مجلس میں آپ ہوں اور کچھ باتیں آپ دوسروں کے متعلق وہاں سن لیں تو ان کو اسی مجلس تک محدود رکھنا اور دوسروں تک پہنچا کر فتنہ اور ہنگامہ کا باعث نہ بننا بھی امانت ہے‘ کسی نے آپ سے اپنے کسی نجی کام میں مشورہ مانگا تو اس کو سن کر اپنے ہی تک محدود رکھنا اور اس کو اپنی سمجھ کے مطابق صحیح مشورہ دینا بھی امانت ہے‘ اگر کوئی کسی کام پر نوکر ہے تو اس کو اس نوکری کی شرائط کے مطابق اپنی ذمہ داری کو محسوس کر کے وہ انجام دے تو یہ بھی امانت ہے‘ اگر کوئی کسی کا آٹھ گھنٹے کا نوکر ہے اور وہ اس کی اجازت کے بغیر کچھ وقت چرا لیتا ہے یا بے سبب سستی کرتا ہے یا دیر سے آتا اور وقت سے پہلے چلا جاتا ہے تو یہ بھی امانت کے خلاف ہے۔

قرآن پاک اور حدیثوں میں ان جزئیات کی تفصیل پوری طرح مذکور ہے۔ ان مسلمانوں میں جن کو خدا نے فلاح پانے کی خوشخبری سنائی ہے‘ وہ بھی ہیں:

”اور جو اپنی امانتوں اور اپنے قول و قرار کی پاسبانی کرتے ہیں۔“
(سورۂ معارج:۳۲)

اگر کسی نے کسی کو کوئی چیز رکھنے کو دی یا سفر میں گواہ وشاہد اور کاتب نہ ملنے کے سبب سے قرض لے کر گروی رکھی:

”تو جو امین بنایا گیا اس کو چاہئے کہ اپنی امانت ادا کر دے اور چاہئے کہ اپنے پروردگار اللہ سے ڈرے۔“

یعنی یہ لے کر مکر نہ جائے‘ یا دینے میں حیلے حوالے نہ کرے یا اس میں بلا اجازت کوئی تصرف نہ کرے یا کسی نے ہم پر بھروسہ کر کے کوئی بات کہی تو ہم اس کے اس بھروسے سے غلط فائدہ اٹھا کر اس کے خلاف کوئی حرکت نہ کر بیٹھیں کہ ایسی چیزوں کا نام خیانت ہے‘ جس کی ممانعت اسلام نے برملا کی ہے۔

”اور اپنی امانتوں میں جان بوجھ کر خیانت نہ کرو۔“ (انفال:۲۷)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین کے سفر میں دو لڑکیوں کی بکریوں کے پینے کے لئے پانی بھر دیا اور اس کی کوئی مزدوری ان سے نہیں مانگی‘ اور ان لڑکیوں میں سے ایک نے واپس جا کر اپنے بزرگ باپ سے ان کی تعریف کی اور سفارش کی کہ ان کو نوکر رکھ لیجئے‘ تو اس موقع پر قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی:

”اے میرے باپ! اس کو نوکر رکھ لیجئے‘ سب سے اچھا نوکر جس کو آپ رکھنا چاہیں وہ ہے جو طاقتور اور امانت دار ہو۔“
(قصص:۲۶)

اس آیت میں سب سے بہتر نوکر کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ جس کام کے لئے اس کو رکھا جائے‘ اس کی پوری اہلیت اور طاقت ہو اور جس کام کا اہل سمجھ کر رکھا جائے وہ اس کی اہلیت کا ثبوت دے‘ اور اس کو پوری دیانتداری کے ساتھ انجام دے‘ اب ایک شخص جو کچھ گھنٹے کا نوکر ہو‘ وہ ایک دو گھنٹہ سستی سے چھپے چوری بے کار بیٹھا رہے تو گو عام لوگ اس کو خیانت کا مرتکب نہیں سمجھتے لیکن اسلام کی دوررس نگاہوں میں وہ امین نہیں ٹھہر سکتا‘ یا کوئی شخص اپنے کو کسی کام کا اہل بنا کر کوئی نوکری حاصل کرے مگر حقیقت میں وہ اس کا اہل نہیں‘ یہ بھی ایک طرح سے امانت کے خلاف ہے۔

احادیث میں امانت کی بہت سی جزئیات کو ایک ایک کر کے گنوایا گیا ہے اور بہت سی ایسی باریک باتوں کو جن کو لوگ امانت کے خلاف نہیں سمجھتے‘ امانت کے خلاف بتایا گیا ہے اور کوئی غور سے دیکھے تو اخلاق کی رو سے وہ یقینی طور سے امانت کے خلاف ہیں۔

جس طرح قرآن پاک کی آیت نے بتایا ہے کہ خدا کی امانت کا بوجھ انسان نے اٹھایا ہے‘ اسی طرح ایک حدیث بھی ادھر اشارہ کرتی ہے‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں سنی تھیں: ایک کو تو آنکھوں سے دیکھ چکا‘ دوسری یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امانت داری لوگوں کے دلوں میں اتری ہے‘ (یعنی فطری امانت کے جوہر میں کسب اور اچھی تعلیم سے ترقی ہوتی ہے)۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اس امانت کے مٹ جانے کا حال بھی بتایا‘ فرمایا: پھر یہ حال ہوگا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ایک ہلکا سا نشان رہ جائے گا اور پھر سوئے گا تو امانت چلی جائے گی‘ اور ایک آبلہ کی طرح داغ رہ جائے گا‘ جو اٹھو تو جاتا مگر اس کے اندر امانت داری نہیں کرے گا‘ اس وقت امانت داری کی مثال ایسی کمیاب ہو جائے گی کہ لوگ مثال کے طور پر کہیں گے کہ فلاں قوم میں ایک امانت دار شخص ہے‘ آدمی کی تعریف ہوگی کہ کیسا عقلمند‘ کیسا خوش مزاج اور کیسا بہادر ہے‘ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان داری نہ ہوگی۔

حدیث کے پہلے ٹکڑے میں انسانوں میں ایمانداری کا جوہر فطری طور سے موجود ہونے کا اور پھر دین داری کی تعلیم سے اس کے بڑھنے کا ذکر ہے‘ اس کے بعد بری صحبت کے اثر سے فطری جوہر کے دب جانے اور مٹ جانے کا تذکرہ ہے اور بتایا گیا ہے آخر زمانہ میں وہ ایسا ہی رہ جائے گا جیسا کہ آبلہ کا داغ رہ جائے گا۔

طبرانی کبیر میں ہے کہ آپ نے فرمایا: جس

میں امانت نہیں' اس میں ایمان نہیں' جس کو عہد کا پاس نہ ہو اس میں دین نہیں۔ اس ہستی کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! کسی بندہ کا اس وقت تک دین درست نہ ہوگا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو اور اس کی زبان درست نہ ہوگی جب تک اس کا دل درست نہ ہوگا اور جو کوئی کسی ناجائز راہ سے کوئی مال پائے گا اور اس میں سے خرچ کرے گا تو اس کو اس میں برکت نہیں دی جائے گی اور اگر اس میں خیرات کرے گا تو قبول نہیں ہوگی اور جو اس میں بچ رہے گا وہ اس کے دوزخ کی طرف سفر کا توشہ ہوگا' بُری چیز' بُری چیز کا کفارہ نہیں بن سکتی ہے' البتہ اچھی چیز اچھی چیز کا کفارہ ہوتی ہے۔

حدیث کی کئی کتابوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں امانت نہیں' اس میں ایمان نہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ کیونکہ جب دل نے ایک جگہ دھوکا دیا تو ہر جگہ دے سکتا ہے۔

جب کسی سے کوئی مشورہ لیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنی رائے ایمانداری سے دے' ایک مرتبہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''جس سے مشورہ چاہا جائے اس کو امانت سپرد کی جاتی ہے۔'' اسی لئے آپؐ نے فرمایا کہ مجلس میں جو باتیں ہوں وہ امانت ہیں' یعنی ایک جگہ کی بات دوسری جگہ پہنچا کر فتنہ کا سبب نہ بننا چاہئے' الا یہ کہ اس سے کسی فتنہ کے روکنے کا کام لیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''المجالس بالامانة'' یعنی نشستیں امانت کے ساتھ ہوں' مگر تین مواقع پر کہیں کسی کے ناحق قتل کی' کسی کی آبروریزی کی' کسی کا مال ناجائز طور سے لے لینے کی سازش ہو تو متعلقہ لوگوں کو اس سے آگاہ کردینا چاہئے۔

کسی کا راز افشا کرنا بھی امانت کے خلاف ہے' بلکہ میاں بیوی کے درمیان پردہ کی جو باتیں ہوتی ہیں' وہ بھی ایسے راز ہیں' جن کا عام طور سے افشا کرنا غیر شرعی ہونے کے علاوہ امانت کے بھی خلاف ہے' راز کے یہی معنی نہیں ہیں کہ جس کو کہنے والا راز کہہ کر ہم سے کہے بلکہ وہ بھی راز ہے جس سے وہ ہمارے سوا دوسرے کو آگاہ کرنا نہیں چاہتا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی سے بات کرے اور وہ احتیاطاً ادھر ادھر اس غرض سے دیکھے کہ کوئی سنتا نہ ہو تو وہ بات بھی امانت ہوجاتی ہے' امانت میں خیانت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاق کی ایک نشانی بتائی ہے۔

مرد کسی عورت کو اپنی زوجیت میں لیتا ہے تو خدا کی مقرر کی ہوئی شرائط کے مطابق لیتا ہے' لیکن اگر کوئی مرد کسی عورت کو اپنی زوجیت میں لے کر اس کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے یا اس کے حقوق کو بالکل نظر انداز کردیتا ہے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت میں خیانت کرتا ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے مشہور خطبہ میں فرمایا کہ عورتوں کے باب میں خدا سے ڈرو' فرمایا کیونکہ تم نے ان کو اللہ کی امانت اور عہد کے ساتھ اپنی زوجیت میں لیا ہے۔

قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ سب سے پہلے اس امت سے امانت کا جوہر جاتا رہے گا اور سب سے آخر میں جو چیز رہ جائے گی وہ نماز ہوگی اور کتنے نمازی ہیں جن کی نمازوں کا کوئی حصہ خدا کے ہاں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: میری امت اس وقت تک فطری صلاحیت پر قائم رہے گی' جب تک وہ امانت کو غنیمت کا مال اور زکوٰۃ کو جرمانہ نہیں سمجھے گی' یعنی جو امانت سپرد کی جائے گی' اس کو آمدنی اور کار خیر میں دینے کو جب تک مسلمان جرمانہ نہیں سمجھیں گے' ان کی فطری صلاحیت باقی رہے گی۔

☆..........☆

☆ نماز اسلام کی شوکت ہے۔

☆ نماز اجتماع تنظیم کا سبق دیتی ہے۔

☆ نماز عادات سیئہ کے خلاف سپر ہے۔

☆ نماز اعمال حسنہ کے لئے مشعل راہ ہے۔

☆ نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ جسم میں سر کا۔

اہم اطلاع
ختم نبوت کے قارئین کے لئے

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ ہمارا ادارہ عرصہ دراز سے جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کرکے دکھی انسانیت کے لئے کام کررہا ہے۔ اب ہم نے انہی دیسی ادویات پر مزید ریسرچ کرکے

جوڑوں کی درد کے لئے ـــ راحت کورس
اعصابی کمزوری کے لئے ـــ اعصابی کورس
گیس ٹربل کے لئے ـــ تبخیری کورس

تیار کئے ہیں۔ آج ہی ٹیلیفون کرکے بذریعہ ڈاک ادویات وی۔ پی V.P منگوالیں۔ آپ لوگوں کو 10% دس فیصد خصوصی رعایت

المسلم دارالحکمت رجسٹرڈ
بالمقابل جامع مسجد مبارک جلالپور روڈ
ضلع و شہر حافظ آباد ـــ پاکستان

0547-521787
0547-522468

صبح 10 بجے سے عصر 4 بجے تک
شام 6 بجے سے رات 11 بجے تک

شہید ناموس رسالت ﷺ

مولانا سعید احمد جلال پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

۹/اکتوبر۲۰۰۴ء مطابق ۲۳/شعبان ۱۴۲۵ھ بروز ہفتہ شام تقریباً چھ بجے' دن دھاڑے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ' شعلہ بار مقرر' قادر الکلام خطیب' کامیاب مناظر' اکابر و اسلاف کے خوشہ چین' تقویٰ و تدین کے مظہر' فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ کے شاگرد رشید' حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے معتمد خاص' جری و نڈر عالم دین اور بے باک راہنما مولانا نذیر احمد تونسویؒ کو حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ سمیت گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا نذیر احمد تونسویؒ خاندانی اعتبار سے قیصرانی بلوچ تھے' جرأت و بہادری ان کا خاندانی ورثہ تھا' حق گوئی و بے باکی انہیں اپنے اساتذہ سے ملی تھی' زبان و بیان کی تاثیر ان کے علم و عمل اور تقویٰ و تدین کی مرہون منت تھی' زہد و اتقا انہوں نے اپنے اکابر و مشائخ سے پایا تھا' غرض وہ ہر اعتبار سے کامل و مکمل انسان تھے۔

مرحوم نے تونسہ شریف کے مضافات میں واقع ایک پسماندہ گاؤں بستی قیصرانی کی بستی رستمانی میں ۱۹۵۷ء کو جناب اللہ بخش تونسویؒ کے گھر میں آنکھ کھولی' ابتدائی تعلیم قریب کے گاؤں' دیہات اور دوسرے متعدد دینی مدارس میں ہوئی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے آپؒ نے دارالعلوم فیصل آباد کا رخ کیا اور وہاں سے ہی دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔ فیصل آباد میں قیام کے دوران ہی ان کی ملاقات حضرت مولانا تاج محمودؒ سے ہوئی۔ ان کے بیانات سنے تو ان کے گرویدہ ہو گئے' یوں وہ دارالعلوم فیصل آباد سے ہر جمعہ مولانا تاج محمودؒ کا بیان سننے کے لئے ریلوے اسٹیشن فیصل آباد کی جامع مسجد تشریف لے جاتے۔ فراغت کے بعد حضرت مولانا تاج محمودؒ کی ترغیب و تشویق سے انہوں نے تردید قادیانیت کا کورس کیا اور ۱۹۷۸ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قافلہ میں شامل ہو گئے' ابتدائی طور پر دو سال کراچی میں تقرر رہا۔

۱۹۸۰ء میں اکابر کے مشورہ سے انہیں کوئٹہ جماعت کی ذمہ داری سپرد کی گئی' جہاں ان کی صلاحیتوں کے جوہر کھلے اور انہوں نے کوئٹہ کے علاوہ پورے بلوچستان میں قادیانیوں کا ناطقہ بند کر دیا' وہاں قادیانیوں کے علاوہ ذکریوں کا بھی زور تھا' خصوصاً تربت ان کا روحانی مرکز ہے' جہاں وہ ہر سال ''کوہ مراد'' پر نام نہاد حج بھی کرتے تھے۔ مولانا تونسوی مرحوم کی دینی حمیت و غیرت کے لئے یہ بہت بڑا چیلنج تھا' چنانچہ انہوں نے قادیانیت کے علاوہ ذکری محاذ پر بھی چومکھی لڑائی لڑی اور قادیانیت کے علاوہ ذکریت کے بت کو بھی پاش پاش کر دیا۔

یوں مولانا تونسوی شہیدؒ پورے بلوچستان میں ہر تحریک کے قائد اور باطل پرستوں کے خلاف برق آسمانی بن کر گرے اور ہر معاملہ میں ان کی رائے کو اہمیت و فوقیت کا اعزاز حاصل ہو گیا' چنانچہ جہاں کہیں کسی ارتدادی سرگرمی کی اطلاع ملتی تو سب سے پہلے مولانا تونسوی شہید سے رجوع کیا جاتا اور مولانا مرحوم اس کی سرکوبی کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔ مولانا مرحوم کا کوئٹہ کے قیام کا زمانہ ان کی زندگی کا ہنگامہ خیز دور تھا۔ خلوص و اخلاص' مشن سے لگن اور ہر دل عزیزی کے باعث مولانا خواص و عوام کے دلوں کی دھڑکن بن گئے۔ خصوصاً کوئٹہ شہر کے مسلمان تو ان پر پروانہ وار جان چھڑکتے تھے۔

۹۲/۱۹۹۳ء میں کراچی مرکز سے مولانا منظور احمد الحسینی اور دیگر حضرات کی لندن اور یورپ منتقلی کے بعد' جب ضرورت محسوس ہوئی کہ ان کی جگہ کسی بھاری بھرکم اور تجربہ کار شخصیت کا تقرر کیا جائے' تو قرعہ فال مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ کے نام نکل آیا' جماعت نے جیسے ہی فیصلہ کیا کہ مولانا کوئٹہ چھوڑ کر کراچی آ جائیں تو مولانا مرحوم جماعت کے اکابر کے حکم پر فوراً کوئٹہ چھوڑ کر کراچی تشریف لے آئے۔

کوئٹہ جماعت اور وہاں کے مسلمانوں نے انہیں روکنے اور کوئٹہ نہ چھوڑنے پر بہت اصرار کیا مگر مولانا تونسوی شہیدؒ نے یہ کہہ کر ان کی بات ماننے سے صاف انکار کردیا کہ: ”میں جماعت کے بزرگوں کا پابند ہوں اور ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا۔“

حضرت مولانا نذیر احمد تونسویؒ سے پہلی ملاقات ۱۹۸۰ء میں اس وقت ہوئی جب یہ ناکارہ جماعت سے منسلک ہوا‘ چنانچہ ان کے کوئٹہ تشریف لے جانے سے قبل ان سے راہ و رسم بڑھے اور اچھی خاصی دوستی ہوگئی‘ پھر ان کے کوئٹہ جانے پر ان سے دفتر کا چارج بھی راقم الحروف ہی نے لیا تھا۔

اس وقت مولانا مرحوم پر حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ کی شخصیت‘ ان کی طرز ادا اور ان کے انداز بیان کو اپنانے کا ذوق غالب تھا‘ چنانچہ ان کا بیان سننے والا‘ مولانا عبدالشکور دین پوریؒ اور مولانا تونسویؒ میں امتیاز و فرق بہ مشکل کرسکتا تھا۔ مگر ۹۰ کی دہائی میں جب وہ کوئٹہ سے واپس آئے تو وہ پہلے والے نوجوان مولانا نذیر احمد تونسوی نہیں تھے‘ بلکہ اس سے بالکل مختلف ایک بھاری بھرکم شخصیت‘ باوقار اور مدبر عالم دین تھے‘ ان کی گفتگو اور تقریر و بیان میں بلا کا ٹھہراؤ اور سمندر کی گہرائی تھی‘ وہ بولتے تو موتی رولتے تھے‘ ان کی گہری سوچ و فکر اور ہر معاملہ کی تہہ تک پہنچنے‘ جماعتی معاملات کو حسن اسلوب سے نبھانے‘ رکھ رکھاؤ کے برتاؤ اور ذوق و مزاج کی بلندی نے انہیں بہت بڑا آدمی بنادیا تھا‘ بلاشبہ وہ کراچی آئے تو کراچی پر چھاگئے‘ اکابر و اصاغر اور عوام و خواص ان کو قدر و عظمت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ وہ جن حالات میں کراچی آئے تھے‘ اندیشہ تھا کہ کہیں وہ کوئٹہ جیسے چھوٹے شہر سے آنے کے بعد کراچی ایسے انسانی سمندر اور مسائلستان میں زیادہ دیر نہ چل سکیں اور گھبرا کر ہمت ہی نہ ہار دیں‘ مگر دنیا نے دیکھا کہ اس مرد حق مجاہد نے کراچی کو نہ صرف سنبھالا بلکہ سنبھالنے کا حق ادا کردیا۔

مولانا تونسوی شہید کراچی تشریف لائے تو ایسا لگا جیسے مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کو ختم نبوت میں ان جیسے ایک معاون و مددگار کی ضرورت تھی‘ اس لئے تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی ایسی جوڑی بنی‘ جو زندگی بھر جدا نہ ہوسکی‘ بلکہ انہوں نے جام شہادت نوش کرنے اور دنیا سے منہ موڑنے کے آخری لمحات تک ایک دوسرے کا ساتھ دیا اور رفاقت کا عہد نبھایا۔ وہ جس طرح کراچی‘ بیرون کراچی‘ اندرون و بیرون ملک ساتھ رہتے‘ اسی طرح جب انہوں نے لیلائے شہادت کو گلے لگایا‘ تو بھی دفتر سے ایک ساتھ اٹھے اور چند ہی لمحوں بعد دنیا کی سرحد پار کرگئے۔

بلاشبہ مولانا نذیر احمد تونسویؒ مولانا مفتی جمیل خان شہیدؒ کی رفاقت میں بہت دیر میں آئے مگر وہ ہم سے بہت آگے نکل گئے۔

مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ ایک غریب خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ان کے والد ماجد جناب اللہ بخش خان صاحبؒ دینی اعتبار سے کوئی بڑے عالم تھے اور نہ ہی وہ دنیاوی اور مالی اعتبار سے کسی نمایاں حیثیت و مرتبہ کے مالک تھے۔ ہاں البتہ وہ ایک دین دار انسان اور سادہ شخصیت کے مالک تھے‘ انہوں نے اپنی دوسری اولاد کی طرح مولانا نذیر احمد تونسوی شہید کو بھی علوم نبوت کے لئے وقف کیا اور دینی ماحول مہیا کیا‘ مگر انہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں کے ذریعہ جلد ہی وہ مقام حاصل کرلیا جو ان کے بھائیوں میں سے دوسرا کوئی حاصل نہ کرسکا۔

مولانا مرحوم نے زندگی بھر اپنے بچے ساتھ نہیں رکھے‘ ان سے بار ہا اصرار کیا گیا کہ کراچی میں آپ کے لئے مکان کا انتظام ہے‘ آپ بچوں کو ساتھ لے آئیں‘ مگر وہ ہمیشہ یہ کہہ کر انکار کردیتے کہ والدہ ماجدہ شہر میں آنا نہیں چاہتیں اور میں اپنے گھر والوں کو شہر لاکر والدہ کی خدمت کی سعادت سے محروم نہیں کرسکتا۔ البتہ جب والدہ ماجدہؒ کا انتقال ہوگیا اور مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ نے زور لگایا اور کراچی دفتر کے اوپر ان کے لئے مکان کی تعمیر کی منظوری بھی لے لی اور مکان تیار بھی ہوگیا تو مولانا مرحوم اپنے اہل و عیال کو کراچی لے آئے‘ یوں ان کی زندگی کے آخری سالوں میں ان کی بیوی‘ بچے ان کے ہمراہ کراچی آگئے۔

جب بچے آگئے تو انہوں نے بچوں کو جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شعبہ بنین اور بچیوں کو شعبہ بنات میں داخل بنوری ٹاؤن اور خود جی جان سے حسب معمول اپنی ڈیوٹی کی ادائیگی میں مصروف ہوگئے۔

مولانا مرحوم کا جس طرح پہلے دفتر میں بیٹھنے کا معمول تھا اہل و عیال کے آنے کے بعد بھی اس میں ذرہ بھر کمی نہیں آئی‘ بلکہ وہ صبح نماز فجر کے بعد سب سے پہلے دفتر میں آتے اور رات گئے سب سے آخر میں دفتر سے اٹھتے۔

مولانا مرحوم نہایت ہی زیرک و جہاں دیدہ انسان تھے‘ وہ ”انزلوا الناس علی منازلھم“ (لوگوں سے ان کی حیثیت کے مطابق معاملہ کیا کرو) کے مصداق ہر عالم و جاہل‘ عام و خاص‘ مسلمان و کافر‘ جماعتی و غیر جماعتی حتیٰ کہ پولیس و سرکاری ایجنسیوں کے اہل کاروں اور صحافیوں سے ان کے مناسب حال معاملہ کرتے۔

قادیانی سرگرمیوں اور عالمی حالات پر ان کی گہری نظر تھی' وہ ملکی و بین الاقوامی حالات پر ایسے جاندار اور پُرمغز تجزیے پیش کرتے اور مستقبل میں پیش آنے والے حالات کا اس بیدار مغزی سے جائزہ پیش کرتے کہ عقل دنگ رہ جاتی' ایسا لگتا جیسے وہ اپنی چشم بصیرت سے سب کچھ دیکھ رہے ہوں' چنانچہ بارہا ایسا ہوا کہ ان کا تجزیہ صد فیصد صحیح اور درست ثابت ہوتا اور ان کے اندیشے حقیقت کا روپ دھار کر سامنے آجاتے۔

جب مشہور قادیانی کنور ادریس کو صوبائی وزیر کے عہدہ پر فائز کیا گیا' تو مولانا مرحوم کی ملی غیرت جوش میں آگئی' انہوں نے اپنے رفقاء مولانا مفتی محمد جمیل خان اور کراچی کی دینی قیادت کی حمایت و تعاون سے حکومت کے اس اقدام کے خلاف تحریک چلائی' جگہ جگہ جلسے' جلوس اور بھرپور ریلیاں نکالیں اور حکومت کی ناک میں دم کردیا' تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے مقصد میں کامیاب و کامران کیا اور وہ اس مرحلہ سے سرخرو ہوکر نکلے۔

ڈیرہ غازی خان' تبی قیصرانی کے ایک قادیانی زمیندار میر محمد بلوچ کو طاقت و قوت کے زور پر مسجد میں دفن کردیا گیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسجد کو اس ناپاک لاش سے پاک کرنے کے لئے اپنی پوری قوت جھونک دی' جماعت کی کوشش تھی کہ کسی طرح مسجد کو اس ناپاک لاش سے پاک کرکے اسے قادیانی قبرستان میں منتقل کیا جائے۔ اس موقع پر بھی مولانا مرحوم نے اپنی ذات' برادری اور خاندانی تعلق سے ہٹ کر بے مثال خدمات انجام دیں' انہیں گرفتار کیا گیا' ان پر تشدد کیا گیا' مگر وہ اپنے موقف سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹے' یہاں تک کہ اس موذی کی لاش کو مسجد سے نکال باہر کیا گیا۔

مولانا مرحوم نہایت نفس کش' مرنجان مرنج انسان اور دوستوں کے دوست تھے' ان کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ کھیلتی رہتی۔ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار اور ایک طرح کراچی کے امیر کی حیثیت رکھتے تھے' مگر انہوں نے اپنے کسی قول و فعل اور طرز عمل سے کبھی یہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ بھی کوئی چیز ہیں' وہ ہمیشہ اپنے بڑوں' چھوٹوں اور ہم عصروں کے خادم اور کارکن کی حیثیت سے رہے۔ انہوں نے اپنے لئے کسی امتیازی نشست یا مقام کا مطالبہ نہیں کیا اور نہ ہی وہ اپنے لئے کسی اختصاص و امتیاز کے روادار تھے۔ وہ ہمیشہ عام آدمی کی طرح دفتر میں بیٹھتے اور ہر آنے والے کو اس خلوص و محبت سے ملتے اور اس قدر شاندار انداز سے اس کا استقبال کرتے کہ کوئی شخص ان کے اخلاق و کردار سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔ ان کے انہی اخلاق و کردار کی وجہ سے وہ کراچی کی ہردل عزیز شخصیات میں شمار ہونے لگے۔

مولانا مرحوم نہایت خوش خط اور بہترین انشا پرداز تھے' ان پر مولانا ابوالکلام آزاد کی فصاحت و بلاغت کی چھاپ تھی۔ بلاشبہ انہوں نے مولانا آزاد کو پڑھا اور پڑھ کر ان کے انداز تحریر کو اپنایا' چنانچہ ہمارے بعض رفقاء ازراہ مزاح ان سے عرض کیا کرتے کہ اگر آپ کی تحریر سے آپ کا نام ہٹا کر مولانا آزاد کا نام لکھ دیا جائے تو شاید کوئی نہ پہچان سکے کہ یہ تحریر آپ کی ہے یا مولانا آزاد کی؟

مولانا مرحوم نہایت ہی خوددار اور فیاض طبیعت کے مالک تھے' انہوں نے کبھی اپنی ضروریات کو اپنی آمدنی سے بڑھانے' اسراف و تبذیر' حرص و لالچ کو قریب نہیں آنے دیا۔ وہ نہایت ہی قناعت پسند تھے' ان کی زندگی سادگی اور صبر و شکر سے عبارت تھی' یاد نہیں پڑتا کہ انہوں نے کبھی اشارے کنائے سے اپنی کسی ضرورت کا اظہار کیا ہو یا ہوش ربا مہنگائی کا رونا رویا ہو' ان کا ذوق و مزاج تھا کہ انسان کو چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہئیں۔

انہوں نے اپنے گاؤں میں غریب و نادار مسلمانوں کے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے حفظ و ناظرہ کا مدرسہ قائم کر رکھا تھا' وہاں اساتذہ اور طلبہ رہائش پذیر بھی تھے' مگر ان کے اخراجات کے معاملات کو بھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر رکھا تھا۔ وہ جماعتی ذوق و مزاج کے پابند تھے اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو جماعت کی امانت سمجھتے تھے' وہ ایسے کسی کام کے روادار نہ تھے' جس سے جماعت کے کردار اور جماعتی احباب و کارکنان کی حیثیت پر حرف آئے۔

ماشاء اللہ ان کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں اور سب ہی مدرسہ میں زیر تعلیم تھے' ان کے بڑے صاحبزادے مولوی محمد ابوبکر نے بتلایا کہ ابا جان کی شہادت کے بعد ان کی دراز سے ایک ایسی نوٹ بک ملی ہے' جس میں تمام بچوں کے الگ الگ حسابات درج تھے اور ہر ایک کے نام کا الگ الگ لفافہ بھی موجود تھا' اور ان میں سے ہر ایک کے جیب خرچ کی آمد و خرچ کا پورا پورا حساب بھی لکھا ہوا موجود تھا' دراصل ان کا معمول تھا کہ جس بچے کو جو کچھ جیب خرچ ملتا' اس سے لے کر اس کے نام سے نوٹ بک میں درج فرماتے اور حسب ضرورت وقتاً فوقتاً وہ جتنا لیتا' اسے درج فرماتے رہتے' جن بچوں نے زیادہ خرچ کیا' ان کے لفافے خالی تھے' اور جن بچوں نے اپنی آمد سے کم خرچ کیا تھا' ان کی بچی ہوئی رقم جوں کی توں محفوظ تھی' گویا ان کا مقصد یہ تھا کہ ان کے بچے فضول خرچ نہ بننے پائیں' نیز ان کے مصارف کی

مدات بھی ان کے سامنے رہیں تاکہ وہ ان کے غیر ضروری اخراجات پر کڑی نگاہ رکھ سکیں۔

ان کے صاحبزادے مولوی محمد ابوبکر سلمہ نے ان کی شہادت کے ڈیڑھ ماہ بعد جب یہ تفصیلات بتلائیں تو روتے ہوئے کہا کہ ہمارے ابا جان نے ہمارے نفع اور اصلاح پر کس قدر کڑی نگاہ رکھی' جبکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے ابا جان ہم پر اخراجات کے سلسلہ میں بے جا سختی کرتے ہیں' کیونکہ وہ دوسرے غریب و نادار طلبہ کو اکٹھے پانچ پانچ صد روپے بھی دے دیا کرتے تھے' آج پتہ چلا کہ انہوں نے یہ سب کچھ ہمارے نفع کے لئے کیا تھا' بلاشبہ انہوں نے اپنے بچوں کے بارے میں جس امانت و دیانت کا مظاہرہ کیا' اس دور میں شاید ہی کوئی باپ اپنی اولاد کی اصلاح کی خاطر ایسا کرتا ہو؟

مولانا مرحوم تردید قادیانیت اور تحفظ ناموس رسالت کے علاوہ ہر موضوع پر نہایت ہی عمدہ اور موقع کی مناسبت سے مدلل بیان کرنا جانتے تھے' خصوصاً سیرت کے موضوع پر ان کا بیان بے حد پُر تاثیر ہوتا۔ اسی طرح قرآن کریم کے فضائل سے متعلق ان کا بیان جس نے بھی سنا' عش عش کر اٹھا' وہ چونکہ قرآن کریم کے حافظ تھے' اس لئے ان کے بیانات قرآنی آیات واحادیث سے مزین ہوتے۔ وہ ختم نبوت کے دلائل دینے لگتے تو ایک ایک مجلس میں بیسیوں قرآنی آیات واحادیث نوک زبان سے سنا ڈالتے۔ وہ اکابر و اسلاف کے واقعات سنانے پر آتے تو ایسا لگتا جیسے تاریخ اسلاف ان کے خزانہ خیال میں ازبر ہے۔ وہ تردید قادیانیت اور اسلاف کی قربانیوں کو گنوانا شروع کرتے تو قافلۂ اسلاف کے فرد معلوم ہوتے' وہ مرزائی حوالہ جات سنانے پر آتے تو تردید مرزائیت پہ عبارات مرزا کے پی ایچ ڈی معلوم ہوتے۔ غرض ان کا ایک ایک کمال اس قابل ہے کہ اس پر مستقل مضمون و مقالہ لکھا جائے۔

اکابر نے ایک بار کچھ عرصہ کے لئے ان کی دفتر ختم نبوت لندن کے لئے تشکیل فرمائی تو انہوں نے بغیر کسی پیشگی آشنائی کے پورے برطانیہ کو چھان مارا' شہر شہر' قریہ قریہ کے مسلمانوں اور وہاں کی ایک ایک مسجد سے رابطہ کیا' وہاں پہنچے' بیانات کئے اور مسلمانان یورپ کو تحفظ ناموس رسالت کی اہمیت سے آگاہ کیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے اسی خلوص واخلاص اور مشن سے لگن کا یہ ثمرہ دیا کہ انہیں شہادت کے اعلیٰ ترین اعزاز سے نوازا اور نہایت ہی شان سے مسکراتے چہرہ کے ساتھ موت کو گلے لگایا' اور وہ خونی ردا اوڑھے آناً فاناً بارگاہ الٰہی میں پہنچ گئے۔ بلاشبہ انہوں نے اپنے اسلاف واکابر سے مل کر انہیں یہ نوید مسرت سنائی ہوگی کہ آپ نے مجھے جس گلشن کی آبیاری پر مامور کیا تھا' میں نے زندگی بھر اس کی حفاظت کی اور کسی طالع آزما کو اس کا ایک پھول تک نہیں توڑنے دیا' اور جب اس گلشن سدا بہار کی آبیاری کے لئے میرے خون کی ضرورت پڑی تو میں نے اسے اپنا خون جگر دیا اور لہولہو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی اس قربانی کو قبول فرمائے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جماعتی احباب و کارکنان اور ان کے اخلاف اور پسماندگان کو اس صبر آزما مرحلہ پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے' ان کے مشن کو جاری رکھنے کی سعادت نصیب فرمائے' اور ان کے پسماندگان بچوں اور بچیوں کی ہر طرح کفالت فرمائے۔ آمین۔

☆☆............☆☆

بقیہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے باپ سے' وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں' وہ حضورؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: سفید بال نہ اکھیڑو' یہ قیامت میں مسلمانوں کے لئے نور ہوں گے۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہماری شریعت میں نہیں ہے وہ رد ہے۔ (مسلم)

تکلف کی ممانعت:

"قل ما أسئلكم عليه من اجر وما انا من المتكلفين."

ترجمہ: "کہہ دو کہ نہ میں تم سے اس کی اجرت طلب کرتا ہوں اور نہ تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔"

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم کو تکلف کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (بخاری)

حضرت مسروقؒ سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے' انہوں نے کہا: اے لوگو! جو شخص کچھ جانتا ہو وہ بتادیا کرے اور جس کو علم نہ ہو وہ واللہ اعلم کہہ دیا کرے۔ (یعنی اللہ ہی خوب جانتا ہے) حقیقت میں یہ علم ہی ہے کہ جس چیز کو نہ جانتا ہو تو اس کے جواب میں کہہ دے کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے' جیسے کہ پروردگار نے اپنے نبیؐ سے فرمایا ہے:

"قل ما أسئلكم عليه من اجر وما انا من المتكلفين."

ترجمہ: "کہہ دو کہ میں تم سے اس کی اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والا ہوں۔" (بخاری ومسلم)

☆☆............☆☆

سیرت و کردار کی خوبی

مولانا حکیم سید عبدالحی حسنیؒ

اس زمانہ میں سب سے بڑا عیب جو ہم مسلمانوں میں پیدا ہو گیا ہے وہ یہ ہے کہ نیکی کرنے کا خیال دلوں سے اٹھ گیا ہے، ہمارا کوئی کام خود غرضی سے خالی نہیں ہوتا، طمع و حرص کی ترغیبات نے ہم کو مغلوب کر دیا ہے، جھگڑوں کا طوفان موجزن ہے، بھائیوں کی رسوائی پر خوشیاں منائی جاتی ہیں، تنگدستی نے حواس کو ایسا مختل کر دیا ہے کہ نہ اپنی ہستی کی سمجھ ہے نہ دوسروں کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے، ہماری ساری حرکات و سکنات پر خود غرضی فرمانروا ہے، قول کو، فعل کو، وضع کو، غرض جو کچھ ہم کو مل سکے اس کو اپنی غرض پر قربان کرنے کو ہم ہر وقت آمادہ رہتے ہیں۔

ہمارے بزرگوں کی حالت ایسی نہ تھی، ان کے اخلاق ایسے پاکیزہ تھے جس کی مثال دیکھنے کو اب آنکھیں ترستی ہیں، اخلاق، محبت، مروت، دوستی، دوستی کا برتاؤ، دوستی کا پاس، دلی نیکی، فیاضی، سخاوت، چھوٹوں کے ساتھ الفت، بڑوں کا ادب، غریبوں کے ساتھ ہمدردی، قومی یگانگت، سب ان میں جمع تھے، پہلے جن دو اشخاص میں دوستی ہو جاتی تھی تو اس کا لحاظ ان کی ذات تک ختم نہیں ہو جاتا تھا بلکہ ان کی اولاد اور اعزہ تک پہنچتا تھا، ایک دوست کا بیٹا اپنے باپ کے دوست کو چچا کہتا تھا، اس کے بیٹے کو بھائی خیال کرتا تھا، اسی طرح ان کے گھر کی بیویوں میں باہم ارتباط پیدا ہو جاتا تھا اور کئی پشتوں تک اس کا سلسلہ قائم رہتا تھا۔

اس زمانہ میں یہ سب باتیں موقوف ہو گئی ہیں، اخلاق باقی نہیں رہا، محبت دلوں سے کافور ہو گئی، مروت کرنا بے وقوفی میں داخل ہے، دوستی اور دوستی کا پاس اگلے لوگوں کی سادہ لوحی سمجھی جاتی ہے، نہ چھوٹوں کو بڑوں کا ادب رہ گیا ہے نہ بڑوں کو چھوٹوں کی الفت رہ گئی ہے، غریبوں کے ساتھ ہمدردی کی جگہ قومی ہمدردی نے لے لی ہے، مگر یہ بے معنی لفظ صرف زبانوں پر ہے، دل میں اس کا اثر کچھ بھی نہیں۔

دوستی کے رشتہ کے لحاظ سے عزیزداری کے برتاؤ کی اب خواہش نہ کرو، پر دیکھو کہ اب عزیزوں میں بھی عزیزداری باقی ہے یا نہیں؟ ماں باپ کو اپنی اولاد سے اور اولاد کو اپنے ماں باپ سے اب اسی وقت تک پاسداری رہتی ہے جب تک کہ کوئی معاملہ نہیں پڑتا، غیروں کے ساتھ بھولے سے اگر نیکی ہو جائے تو ممکن ہے، مگر عزیزوں کے ساتھ نیکی کرنا گناہ کبیرہ ہے، غیروں سے کسی وقت ہنسنا بولنا جائز ہے، مگر عزیزوں سے گھل کر ملنے میں کسر شان ہے، غیروں سے کھنچے کھنچے رہنا بداخلاقی ہے، مگر عزیزوں سے ترش روئی کرنا خودداری میں داخل ہے، یہاں تک کہ بعض مواقع پر اپنے خاص عزیزوں سے رشتہ ظاہر کرنے میں ہم کو تامل ہے، بات بات پر لڑنا ہمارا شیوہ بن گیا ہے، ذرا ذرا سی بات پر عزیزوں سے بگاڑ لیا جاتا ہے، رشتے ناتے توڑ دیے جاتے ہیں، قصہ مختصر ہماری اخلاقی حالت ایسی پست اور ردی ہو گئی ہے، جس نے ہمارے دل کو، دماغ کو، عبادات و معاملات کو، سبھی چیزوں کو راہ راست سے منحرف کر دیا ہے اور ہماری وہ حالت ہو گئی ہے جو رسالت کے چمکنے سے پہلے عرب کی حالت تھی۔

اس خیال سے کہ شاید ہمارے دوستوں کو اس بات کی خبر نہ ہو کہ اسلام میں صلہ رحمی کی کس قدر تاکید فرمائی گئی ہے؟ اور قطع رحمی سے کتنا ڈرایا گیا ہے؟ قرآن و حدیث کے ارشادات کا میں ایک مجموعہ پیش کرتا ہوں، مقصد یہ ہے کہ اہل اسلام کو عموماً اور میرے خاندان کے بزرگوں اور عزیزوں کو خصوصاً اس سے فائدہ پہنچے، اگر ایک گھرانے میں بھی اس سے نفع اٹھایا گیا تو میں سمجھوں گا کہ میں نے اپنی محنت کا صلہ پا لیا۔

صلہ رحمی کے فوائد:

بعض فائدے خود ہم کو محسوس ہوتے ہیں اور بعض فائدے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے

بتانے سے معلوم ہوتے ہیں' میں اس مقام پر صلہ رحمی کے انہی فوائد کا ذکر کروں گا جو مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ ہیں' جو فائدے خود ہم کو محسوس ہوتے ہیں' ان کے بیان کرنے کی حاجت نہیں' جو لوگ عقلمند ہیں وہ مجھ سے زیادہ ان فوائد کو سمجھ سکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱: صلہ رحمی سے محبت بڑھتی ہے۔
۲: مال بڑھتا ہے۔
۳: عمر بڑھتی ہے۔
۴: رزق میں کشائش ہوتی ہے۔
۵: آدمی بُری موت نہیں مرتا۔
۶: اس کی مصیبتیں اور آفات ٹلتی رہتی ہیں۔
۷: ملک کی آبادی اور سرسبزی بڑھتی ہے۔
۸: گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔
۹: نیکیاں قبول کی جاتی ہیں۔
۱۰: جنت میں جانے کا استحقاق حاصل ہوتا ہے۔
۱۱: صلہ رحمی کرنے والے سے خدا اپنا رشتہ جوڑتا ہے۔
۱۲: جس قوم میں صلہ رحمی کرنے والے ہوتے ہیں' اس قوم پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

احادیث صحیحہ سے صلہ رحمی کا ثبوت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنے نسبوں کو سیکھو تاکہ اپنے رشتہ داروں کو پہچان کر ان سے صلہ رحمی کر سکو' صلہ رحمی کرنے سے محبت بڑھتی ہے' مال بڑھتا ہے اور موت کا وقت پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ (ترمذی)

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں کشائش ہو اور اس کی عمر بڑھ جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔

جو چاہتا ہو کہ اس کی عمر بڑھے اور اس کے رزق میں کشائش ہو' وہ بُری موت نہ مرے تو اس کو لازم ہے کہ وہ خدا سے ڈرتا رہے اور اپنے رشتے ناتے والوں سے سلوک کرتا رہے۔ (ترغیب وترہیب)

جو شخص صدقہ دیتا رہتا ہے اور اپنے رشتے ناتے والوں سے سلوک کرتا رہتا ہے' اس کی عمر خدا دراز کرتا ہے اور اس کو بُری طرح مرنے سے بچاتا ہے اور اس کی مصیبتوں اور آفات کو دور کرتا رہتا ہے۔ (ترغیب وترہیب)

رحم' خدا کی رحمت کی ایک شاخ ہے' اس سے خدا نے فرمادیا ہے کہ جو تجھ سے رشتہ جوڑے گا' اس سے میں بھی رشتہ ملاؤں گا اور جو تیرے رشتہ کو توڑ دے گا' اس کے رشتہ کو میں بھی توڑ دوں گا۔ (بخاری)

اللہ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوتی' جس میں ایسا شخص موجود ہو جو اپنے رشتہ ناتوں کو توڑتا ہو۔ (شعیب الایمان بیہقی)

بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ اس کا مستوجب نہیں کہ اس کی سزا دنیا ہی میں فوراً دی جائے اور آخرت میں بھی اس پر عذاب ہو۔ (ترمذی ومسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لئے جاتے تھے' راستہ میں ایک اعرابی نے آکر آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑلی اور کہا کہ یارسول اللہ! مجھ کو ایسی بات بتایئے جس سے جنت ملے اور دوزخ سے نجات ہو؟ آپ نے فرمایا کہ تو ایک خدا کی عبادت کر اور اس کے ساتھ شریک مت کر' نماز پڑھ' زکوٰۃ دے اور اپنے رشتے ناتے والوں سے سلوک کرتا رہ۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ میرے حکم کی تعمیل کرے گا تو اس کو جنت ملے گی۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم سے ملک کو آباد فرماتا ہے اور اس کو دولت مند کرتا ہے اور کبھی دشمنی کی نظر سے ان کو نہیں دیکھتا' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اللہ کی اس قوم پر اتنی مہربانی کیوں ہوتی ہے؟ فرمایا کہ رشتے ناتے والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے ان کو مرتبہ ملتا ہے۔ (ترغیب وترہیب)

ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھ سے ایک گناہ ہوگیا ہے' میری توبہ کیونکر قبول ہوسکتی ہے؟ آپؐ نے پوچھا کہ تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں' فرمایا کہ خالہ؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا کہ تو' تو اس کے ساتھ حسن سلوک کر۔ (ترغیب وترہیب)

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع میں یہ فرمایا کہ جو رشتہ داری کا پاس ولحاظ نہ کرتا ہو' وہ ہمارے پاس نہ بیٹھے' یہ سن کر ایک شخص اس مجمع سے اٹھا اور اپنی خالہ کے گھر گیا' جس سے کچھ بگاڑ تھا' وہاں جاکر اس نے اپنی خالہ سے معذرت کی اور قصور معاف کرایا' پھر آکر دربار نبوت میں شریک ہوگیا' جب وہ واپس آگیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس قوم پر خدا کی رحمت نہیں نازل ہوتی جس میں ایسا شخص موجود ہو جو اپنے رشتہ داروں سے بگاڑ رکھتا ہو۔ (ترغیب وترہیب)

ہر جمعہ کی رات میں تمام آدمیوں کے عمل اور عبادات خدا کی بارگاہ میں پیش ہوتی ہیں' جو شخص اپنے رشتہ داروں سے بدسلوکی کرتا ہے' اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ (ترغیب وترہیب)

☆☆.........☆☆

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج

ملک گیر احتجاج کی رپورٹ

فیصل آباد...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکریٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد نے وزیراعظم پاکستان اور وزیر دفاع سے مطالبہ کیا ہے کہ آئین پاکستان اور قانون تعزیرات پاکستان کی خصوصی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت غیر مسلم قادیانیوں مرزائیوں کی شناخت کے لئے نئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے جلد از جلد وفاقی کابینہ کا اجلاس بلاکر مذہب کے خانہ کی بحالی کا فیصلہ کیا جائے اور وفاقی کابینہ کی مقرر کردہ چھ رکنی کمیٹی سے بلاتاخیر رپورٹ طلب کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اندراج کا مسئلہ خالص دینی مسئلہ ہے۔ یہ ہرگز سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔ چونکہ قادیانی آئینی ترمیم کے مطابق خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے' اس لئے ان کے لئے الگ قانون موجود ہے جس کے تحت قادیانی خود کو مسلمان ظاہر نہیں کرسکتے اور اگر وہ ایسا کریں تو اس کی سزا تین سال قید بامشقت بمعہ جرمانہ مقرر ہے۔ قادیانی غیر مسلم ہونے کی وجہ سے خانہ کعبہ اور مسجد نبویؐ میں داخل نہیں ہوسکتے۔ مقام افسوس ہے کہ حکومت جان بوجھ کر اس معاملہ میں ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ طے شدہ مسئلہ کو چھیڑنے پر وزارت داخلہ کے خلاف کارروائی کی جائے اور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ انہوں نے صدر اور وزیراعظم سے مطالبہ کیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بنانے کیلئے امریکہ سے درآمد شدہ سافٹ ویئر کو تبدیل کرکے پاکستانی کمپیوٹر انجینئروں سے نیا کمپیوٹر سافٹ ویئر تیار کرایا جائے اور امریکی سافٹ ویئر پر دو کروڑ ۷۰ لاکھ روپے خرچ کرنے کے بجائے مقامی سطح پر اس سے بہتر مرتب کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۲/فروری کو کراچی کے ایک انگریزی اخبار میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں نئے پاسپورٹ کے نمونے شامل کئے گئے ہیں اور اس میں بتایا گیا ہے کہ مذہب کے خانہ کے بغیر نئے پاسپورٹ کا کمپیوٹر سافٹ ویئر امریکہ سے منگوایا گیا ہے' اس لئے اس میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ جب وزراء اور وزیراعظم کے عمرے کے دوروں پر کروڑوں روپے خرچ ہوسکتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ درج کرنے کے لئے نیا کمپیوٹر سافٹ ویئر نہیں بنایا جاسکتا۔ دیگر مسلم ممالک ملائیشیا' انڈونیشیا وغیرہ میں پاسپورٹ میں مذہب کا کالم نہیں ہے لیکن وہ ممالک نظریاتی مملکت نہیں ہیں جبکہ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے اور اس میں قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر چناب نگر میں واقع ہے' اس لئے پاکستانی پاسپورٹ پر مذہب کی مہر لگانے کی بجائے مذہب کا خانہ بحال کرکے اس میں مذہب کا اندراج کیا جائے۔ انہوں نے قادیانی جماعت چناب نگر اور ٹلفورڈ لندن کی طرف سے انٹرنیٹ پر فرضی مظالم کی من گھڑت رپورٹیں شائع کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے وفاقی وزیر آئی ٹی' چیئرمین پمرا اور حساس ایجنسیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت کے سرکردہ رہنماؤں مرزا مسرور احمد قادیانی اور مرزا خورشید احمد قادیانی کے خلاف ان کی کردار کشی کے جرم میں مقدمات چلائے جائیں اور قادیانیوں کی جانب سے ان کے نام پر بنائی گئی ویب سائٹ کو بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال مئی میں بھی قادیانی جماعت نے اپنے اوپر مظالم کی من گھڑت داستانیں سنا کر انٹرنیٹ پر ۸۹ صفحات پر مشتمل ایک رپورٹ جاری کی تھی جس میں میرے خلاف تین صفحات پر توہین آمیز مواد شائع کیا تھا' اس کے بعد پھر دو صفحات پر حکومت اور ساری دنیا کے سامنے دہائی دی گئی تھی کہ مولوی فقیر محمد کے ظلم سے بچایا جائے۔ انہوں نے قادیانی جماعت کو خبردار کیا کہ وہ ایسی گھٹیا غیر قانونی حرکتوں سے باز آجائے ورنہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کی ''تاریخ محمودیت'' انٹرنیٹ پر جاری کردی جائے گی۔ انہوں نے وزیراعظم' وزیراعلیٰ پنجاب اور سیکریٹری ہاؤسنگ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد کی اضافی بستی پیپلز کالونی نمبر ا کے پلاٹ نمبر ۴۹۰ ڈی بلاک کے پانچ کنال کے رقبہ پر غیر قانونی طور پر قادیانی عبادت گاہ/ جماعت خانہ اور لائبریری کی تعمیر پر مستقل پابندی لگائی جائے اور منسوخ شدہ نقشہ پلاٹ

۲۵/اپریل ۱۹۹۰ء اور دوسرے منسوخ شدہ نقشہ ۱۰/اپریل ۲۰۰۱ء کو فائل سے غائب کرنے اور اس کی برآمدگی کیلئے محکمہ ہاؤسنگ فیصل آباد کے ذمہ داران کے خلاف مقدمات چلائے جائیں اور تیسرے منسوخ شدہ نقشے پلاٹ ۱۰/فروری ۲۰۰۵ء کا تحفظ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں محکمہ ہاؤسنگ کے قصوروار افسران کو معطل کیا جائے اور پلاٹ سیل کیا جائے۔ ۱۹۵۴ء سے الاٹ شدہ پلاٹ خالی چلا آرہا ہے جسے فوت شدہ الاٹی قادیانی جماعت چناب نگر کو عطیہ دے چکا ہے اور قادیانی جماعت محکمہ ہاؤسنگ کے افسران سے ساز باز کرکے ہر حال میں اس پلاٹ پر خفیہ طور پر غیر قانونی طور پر اپنی قادیانی عبادت گاہ بنانا چاہتی ہے۔ مسلمان الاٹی ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ اس سے قبل اس پلاٹ پر تین دفعہ خفیہ طور پر قادیانی عبادت گاہ بنانے کی کوشش کی گئی جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ناکام بنایا۔ دریں اثناء وزیراعظم پاکستان نے پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک فیصل آباد مارکیٹ کی دکان نمبر ۲۲ کے قانونی کرایہ دار کو بے دخلی کا نوٹس جاری کرنے پر چیف سیکریٹری پنجاب سے پندرہ روز کے اندر رپورٹ طلب کرلی ہے۔ اس امر کی اطلاع پرائم منسٹر سیکریٹریٹ کے ڈپٹی سیکریٹری حسین گل طوری نے ایک یادداشت کے ذریعہ مولوی فقیر محمد کو دی۔ قبل ازیں مولوی فقیر محمد نے ایک یادداشت کے ذریعہ وزیراعظم پاکستان سے مطالبہ کیا تھا کہ پنجاب کوآپریٹو بینک فیصل آباد کے زونل چیف' جنرل منیجر لاہور اور رجسٹرار کوآپریٹو پنجاب کی طرف سے غیر قانونی اور انتقامی کارروائی کے طور پر کوآپریٹو مارکیٹ ایل بازار کی ۲۸ دکانوں میں سے صرف دکان نمبر ۲۲ کے جائز قانونی کرایہ دار کو دیئے گئے بے دخلی کے غیر قانونی نوٹس کو خارج کیا جائے اور اختیارات کے ناجائز استعمال اور بدنیتی پر مبنی نوٹس جاری کرنے پر متذکرہ افسران بیوروکریسی کے خلاف سخت کارروائی کی جائے' قانون کی حکمرانی بحال کی جائے اور ناانصافی اور لاقانونیت کا خاتمہ کیا جائے۔ کرایہ کی تحریر شدہ لیز ڈیڈ کے مطابق ۲۴ سال یعنی ۱۹۸۰ء سے ہر ماہ باقاعدگی سے دکان کا کرایہ ادا کیا جارہا ہے۔ مارکیٹ میں کسی اور دکان کے کرایہ دار کو نوٹس جاری نہیں کیا گیا۔ دکان صرف ۱۰×۱۰ فٹ لمبی چوڑی ہے۔ اس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم ہے۔ یہ قادیانی جماعت کی سازش ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سب کرایہ داروں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔

اوکاڑہ...... آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے علماء کا خطاب' اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبدالرزاق مجاہد نے سرانجام دیئے' انہوں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۹/مارچ کو اسلام آباد میں مارچ کیا جائے گا اور جب تک ہمارے مطالبات منظور نہیں ہوتے ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ پاکستان میں گستاخ رسول ایکٹ ترمیم کو برداشت نہیں کیا جائے گا' اگر قانون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت نہیں کرسکے گا تو پھر ہم اپنے خون کا نذرانہ پیش کرکے منظور کرائیں گے۔ جمعیت علماء پاکستان کے مولانا سید شبیر احمد ہاشمی نے کہا کہ حکمران امریکا اور امریکی ایجنٹ قادیانیوں کو خوش کرنے کی بجائے اللہ و رسول کی خوشنودی کے لئے عقیدۂ ختم نبوت' تحفظ ناموس رسالت کو نہ چھیڑیں اگر ختم نبوت کے قوانین کو چھیڑا گیا تو پھر مسلمان عوام حکمرانوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ جماعت اسلامی کے مرکزی نائب امیر حافظ محمد ادریس نے کہا کہ پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرکے قادیانیوں کو حرمین شریفین میں داخل کئے جانے کا پروگرام ہے۔ مسلمانان پاکستان بیت اللہ کے تقدس کے لئے جان کی بازی لگادیں گے اور قادیانیوں کی سازشوں کو نہیں چلنے دیں گے۔ شاہین ختم نبوت مولانا وسایا نے کہا کہ حکمرانوں کے دن گنے جاچکے ہیں۔ پندرہ کروڑ عوام اسلام آباد مارچ کرکے مشرف کا خانہ خراب کردیں گے اور پرویز مشرف اب مسلمانوں کا صدر نہیں بلکہ مرزائیوں' منافقوں کے ٹولہ کا صدر ہے انشاء اللہ یہ تحریک قادیانیوں کے خاتمے کی تحریک ثابت ہوگی۔ مولانا سید امیر حسن گیلانی نے کہا کہ ہم حجروں سے نکل کر اب میدان عمل میں آچکے ہیں اگر تحفظ ناموس رسالتؐ کے قوانین کو چھیڑا گیا تو حکمرانوں کا انجام بُرا ہوگا۔ مولانا عبدالحئی عابد سید سبطین نقوی نے کہا کہ حکمرانوں کا پرچے درج کرنا بوکھلاہٹ کا ثبوت ہے ہر جگہ انشاء اللہ مشرف اور امریکی و سامراج اور اس کا یہ ٹولہ رسوا ہوگا۔ کانفرنس میں مولانا غلام محمود انور' مفتی غلام مصطفیٰ' قاری محمد الیاس' مولانا عبدالاحد' مفتی عبدالقیوم' سید رمضان شاہ' محمد یونس صدیقی' حافظ عبدالسمیع' ڈاکٹر لیاقت علی کوثر' شہزاد انجم انصاری سمیت علماء کرام اور دیگر افراد نے کثیر تعداد میں کانفرنس میں شرکت کی' بعد میں حکمرانوں نے ۱۶ ایم پی او کے تحت علماء حق پر پرچے کردیئے۔

چناب نگر...... کل جماعتی مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ و چناب نگر کا ایک اہم اجلاس متحدہ مجلس عمل جناب مولانا محمد عبدالوارث صاحب کی زیر صدارت دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز ٹھیک گیارہ بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ شرکاء اجلاس جن میں عوام الناس کے علاوہ چنیوٹ و چناب نگر کے علماء کرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا مسعود احمد سروری جمعیت علماء پاکستان' مولانا ملک محمد

خلیل احمد' مولانا محمد یعقوب ربانی' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد مغیرہ' مولانا خان عابد حسین' قاری محمد یوسف' مولانا محمد ثناء اللہ' قاری محمد ایوب اہلحدیث' ڈاکٹر محمد ریاض شاہد جماعت اسلامی' محمد یونس وحید جنرل سیکریٹری جماعت اسلامی' مولانا محمد اسماعیل نے حکومت کے قادیانیت نوازی پرمبنی حکومتی اقدامات کی مذمت کی۔ شرکاء اجلاس نے اسے اسلام دشمنی اور قادیانیت نوازی قرار دیا۔ شرکاء اجلاس نے متفقہ قرارداد منظور کی کہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فوری بحال کرے۔ اسی سلسلے میں چار مارچ کا جمعۃ المبارک اجتماعی و احتجاجی جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں ادا کیا جائے گا' جس میں حکومت سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اخراج پر پُرزور احتجاج کیا جائے گا۔ ۶/ مارچ کا باقاعدہ اجلاس چنیوٹ میں منعقد ہوگا' جس میں پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی کے سلسلے میں اگلے اقدامات کا جائزہ لیا جائے گا۔ ۹/ مارچ کو اسلام آباد میں ہونے والے آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت کے اجلاس میں شرکت کی تیاری کی جائے گی۔

ساہیوال..... کل جماعتی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۶/ فروری بعد نماز عشاء جامعہ علوم شرعیہ جی ٹی روڈ ساہیوال میں کل جماعتی احتجاجی ختم نبوت کانفرنس میں منعقد ہوئی۔ مقررین نے کہا کہ کلیدی آسامیوں پر براجمان سکہ بند قادیانیوں نے ایوان صدر کے گرد گھرا تنگ کیا ہوا ہے اور ہم پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو ختم کرنے کے حکومتی فیصلے کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا قانون توہین رسالت میں جس طرح کی ترمیم کی گئی ہے اس کی نظیر دنیا کے کسی ملک اور کسی آئین میں نہیں ملتی۔ حکمرانوں نے توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم کے ذریعے گستاخان رسول کی حوصلہ افزائی کی ہے اور انہیں مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور ناموس رسالت سے کھیلنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ اسلامی شعائر' حدود آرڈیننس' قانون رسالت اور علماء کرام کے خلاف پرویز مشرف کا تند و تیز لب ولہجہ ان کی اسلام دشمنی اور بدنیتی کی غمازی کرتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ کیا گیا اور توہین رسالت ایکٹ میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی گئی تو اسلام و ملک دشمن حکمرانوں سے اقتدار چھین لیا جائے گا۔ عوام کو قانون رسالت کو غیر موثر کرکے توہین رسالت کے مرتکب لوگوں کے سپرد کیا جارہا ہے اور حکمرانوں کے پاس کون سی گارنٹی ہے کہ ترمیم کے ذریعے ہی غلط استعمال بریک ہوجائے گا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مولانا محمد یار صدیقی نے کہا کہ حکمرانوں نے مذہب کا خانہ بحال نہ کیا تو حکومت کا دھڑن تختہ کردیا جائے گا۔ مشہور عالم دین مفتی رشید احمد العلوی نے کہا کہ مشترکہ جدوجہد کے توسط سے ہی عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ممکن ہے۔ جمعیت علماء اسلام پنجاب کے ناظم مالیات مولانا حافظ محمد طارق مسعود نے کہا کہ مفتی محمود کی پارلیمنٹ اور اس کے باہر کی دینی خدمات تاریخ کا روشن باب ہے اور ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موقف و مطالبات کی مکمل تائید کرتے ہوئے حکومت سے پاسپورت میں مذہب کے خانے کے اندراج کا مطالبہ کرتے ہیں۔ متحدہ مجلس عمل کے رہنما قاری محمد طاہر رشیدی نے کہا کہ عوام کو فاشی اور نیکر پہننے پر براہیختہ کرنے والے حکمران فرعون اور نمرود کے حشر کو بھی یاد رکھیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ پروگرام مشرف اپنے گھر تک محدود رکھیں۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا اندراج نہ ہوا اور توہین رسالت ایکٹ میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی گئی تو حکمرانوں کا جینا دوبھر کردیں گے۔ کانفرنس سے قاری عبدالجبار' مولانا انعام اللہ شاہ بخاری' مولانا محمد احمد رشیدی' مولانا عبدالباقی' عبدالعلیم حنفی' قاری محمد عثمان' قاری محمد اشفاق احمد اور حافظ محمد دلشاد سمیت تمام مکاتب فکر کے نمائندوں نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں ہڑپہ' نور شاہ کچرا و ساہیوال کے گرد ونواح سے عوام الناس نے قافلوں کی شکل میں شرکت کی۔ حافظ محمد نافع مسعود نے جدوجہد کرکے اس سارے پروگرام کو انٹرنیٹ پر چلایا' اور یوں یہ پروگرام پوری دنیا میں دیکھا گیا۔ یورپ کے لوگ مولانا اللہ وسایا کی تقریر کے دوران نیٹ پر ہی اللہ اکبر کے نعرے لگاتے رہے۔

چیچہ وطنی..... اسلام آباد میں منعقد ہونے والے احتجاجی مظاہرے اور ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے چیچہ وطنی سے ایک بڑا قافلہ اسلام آباد روانہ ہوا۔ قافلے کی قیادت مولانا عبدالباقی' مولانا کفایت اللہ حنفی' قاری زاہد اقبال اور مولانا عبدالحکیم نعمانی فرمارہے تھے۔ نیز چیچہ وطنی اور ساہیوال' ہڑپہ سے قافلوں کے علاوہ بھی لوگوں کی بڑی تعداد انفرادی طور پر بھی مظاہرے میں شریک ہوئی۔

پاکپتن..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا انہوں نے عبدالحکیم نعمانی نے پاکپتن اور دیگر شہروں کے گرد ونواح میں تبلیغی و اصلاحی پروگرام کی غرض سے تشریف لے گئے۔ انہوں نے مدرسہ حنفیہ' مدرسہ عربیہ فریدیہ اور مدرسہ تعلیم الاسلام وغیرہ میں دروس قرآن کی محافل سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مکمل ضابطہ ہے اور ہم پاکستان میں انگریزی نظام کو ختم کرنے اور اسلامی نظام کے نفاذ کی مہم تیز

کردیں۔ ہمارے حکمراں قرآن اور مسلمانوں کے بنیادی عقائد کو پس پشت ڈال کر کے انگریز کے پروردہ قادیانیوں کے غلط عقائد اور باطل نظریات کی مکمل طور پر پشت پناہی کر رہے ہیں بعد مولانا عبدالحکیم نعمانی عارف والا تشریف لے گئے' جہاں انہوں نے جامعہ فاروقیہ میں نماز فجر کے بعد میں درس ختم نبوت ارشاد فرمایا' عارف والا میں جماعتی احباب اور صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہبی خانہ کی بحالی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد جاری ہے اور جب تک حکومت ہمارے مطالبات کو پذیرائی نہیں بخشتی اس وقت تک ہم احتجاجی تحریک جاری رکھیں گے۔ علاوہ ازیں مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ساہیوال' کمیر' نور شاہ' یوسف والا تحصیل چیچہ وطنی کے مضافات کا بھی تبلیغی دورہ کیا جماعتی رفقاء اور دینی مذہبی رہنماؤں سے ملاقات کرکے تحریک ختم نبوت کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کیا اور پاسپورٹ مسئلہ اور قانون رسالت ایکٹ میں ترمیم کے حوالہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی احتجاجی جدوجہد اور تحریکی خدمات سے آگاہ کیا۔

گوجرانوالہ...... پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج مرزائیوں کو مسلمانوں کی صف میں شامل کرنے کی سازش ہے' جس کی شدید مزاحمت کی جائے گی اور اگر حکومت نے اپنا فیصلہ تبدیل نہ کیا تو ۹/ مارچ ۲۰۰۵ء کو پارلیمنٹ کا گھیراؤ کیا جائے گا' جس کے بعد نتائج کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ غیر مسلم قادیانی اقلیت کے لئے شامل کیا گیا تھا۔ قادیانی ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم سے لیکر مسلسل اس فیصلہ کو ماننے سے انکاری ہیں۔ ان کی اس ضد کے سامنے حکمرانوں نے جھک کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ بھی مسلمانوں میں سے نہیں ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اخراج پر آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی منعقدہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے سیکریٹری جنرل مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' جماعت اسلامی پنجاب کے سیکریٹری اور ایم پی اے سید احسان اللہ وقاص' مرکزی جمعیت اشاعت التوحید والسنہ پاکستان کے رہنما نواسہ شیخ القرآن مولانا شاکر محمود' پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل علامہ زاہد الراشدی' جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے سیکریٹری جنرل علامہ غلام رسول راشدی' جمعیت علماء اسلام پنجاب کے رہنما مولانا صاحبزادہ ضیاء الدین آزاد' مولانا سید عبدالمالک شاہ' جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے سیکریٹری مولانا حافظ محمد صدیق نقشبندی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رشید اختر' متحدہ مجلس عمل ضلع گوجرانوالہ کے سیکریٹری اطلاعات بابر رضوان باجوہ اور دیگر نے کیا۔ کانفرنس مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں ہوئی۔ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت تمام مسلمانوں کا متفقہ معاملہ ہے' اس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اگر حکمرانوں نے قادیانیت نوازی ترک نہ کی تو انہیں اپنا بوریا بستر باندھنا ہوگا' یہ کسی سیاسی جماعت کا مسئلہ نہیں' چودہ کروڑ بلکہ سوا ارب مسلمانوں کے ایمان کا مسئلہ ہے' اس لئے امریکی غلامی پر چلتے ہوئے حکمران اپنی دنیا اور عاقبت خراب نہ کریں۔ ۹/ مارچ کو اسلام آباد میں تاریخی مظاہرہ کیا جائے گا۔ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ ۱۹۷۴ء کی مرزائیت غیر مسلم اقلیت کی آئینی ترمیم کے بعد پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کیا گیا تھا' تاکہ مرزائی اپنے گرو آنجہانی مرزا قادیانی کی طرح خود کو مسلمان ظاہر کر کے دنیا بھر کے ایمان پر شب خون نہ مارتے پھریں' امریکا کو اسی وقت سے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے تھے اور قادیانیوں نے کسی آئینی ترمیم کو تسلیم نہ کیا بلکہ وہ ان تمام اقدامات کی واپسی کے لئے کام کرتے رہے۔ ان کی وال پیپلز پارٹی ہو یا مسلم لیگ کسی سیاسی جماعت کے دور میں نہ گلی' مگر اب عسکری دور اقتدار میں انہیں کھل کھیلنے کی چھٹی دے دی گئی۔ مولانا شاکر محمود نے کہا کہ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے' اس کا پاسپورٹ صرف کوئی سفری دستاویز نہیں بلکہ اس نظریہ کی شناخت اور پہچان ہے۔ حکومت نے امریکی غلامی میں انتہا کو چھو لیا ہے اور انہوں نے پاکستان سے اس کا تشخص چھین لیا ہے۔ ایم پی اے سید احسان اللہ وقاص نے کہا کہ حکمران ملک کی نظریاتی' سیاسی' دینی' اخلاقی اور جغرافیائی حدود کو ختم کرنے کی درپے ہیں اور یہ سب کچھ روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے عنوان پر ہو رہا ہے۔ حکومت لوگوں پر نظریاتی اور لادینی بموں کی بھرمار کئے ہوئے ہے اور اس نے آئے روز مہنگائی کے میزائل مارنے شروع کر رکھے ہیں' عوام کا صبر انتہا پر ہے' مسلمان کی غیرت ان امریکی غلاموں کو بہالے جائے گی۔

بہاول نگر...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی اور گستاخ رسول ایکٹ میں کی گئی ترمیم کے خلاف ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس کی صدارت پیر ناصر الدین خان خاکوانی نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' جمعیت علماء اسلام پنجاب کے نائب امیر مولانا عبدالمالک شاہ کے علاوہ مولانا معین الدین وٹو' مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی' مولانا رشید احمد رشیدی' مولانا محمد قاسم رحمانی' مولانا فیض احمد' مولانا

محمد یونس' مولانا سعید احمد نے خطاب کیا۔ مقررین نے جنرل پرویز مشرف کی ملت کش پالیسیوں پر زبردست تنقید کی اور کہا کہ جنرل پرویز مشرف پاکستان میں امریکا اور قادیانیوں کے حقوق کا محافظ' لادینی' فحاشی' بے حیائی کو رائج کرنے والا پہلا پاکستانی صدر ہے' جس کے دور اقتدار میں ملک کی نظریاتی سرحدوں پر تیشہ زنی کی جارہی ہے۔ صدر قادیانیوں کو پاکستان پر مسلط کرنے کی کوشش میں ہیں' لیکن ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔ مسلم لیگ چوہدری شجاعت گروپ' پرویز مشرف کی ملک و ملت کے خلاف سرگرمیوں میں برابر کا شریک ہے۔ پرویز مشرف اپنے آپ کو روشن خیال اور لبرل حکمران ثابت کرنے کے لئے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کر چکے ہیں۔ ان کی قادیانیت نواز پالیسی کی وجہ سے گستاخ رسول ایکٹ کو غیر موثر کر دیا گیا ہے۔ داڑھی کا مذاق' پردہ کی تضحیک' حدود آرڈی نینس کے خاتمہ کی کوششیں ملک پر عذاب خداوندی کو دعوت دے رہی ہیں۔ اگر ۹/ مارچ تک مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو قادیانیوں کے اقتصادی بائیکاٹ کی مہم چلائی جائے گی اور ختم نبوت کی تحریک کا آخری راؤنڈ ہوگا' جو قادیانیوں اور قادیانی نواز حکمرانوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا۔ کانفرنس ایک بجے رات کو مولانا ناصر الدین خاکوانی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس میں حکمرانوں کی قادیانیت نوازی کے خلاف نعرے بازی کی گئی۔

بھکر...... متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر جنرل پرویز مشرف کی جانب سے دو عہدے برقرار رکھنے اور پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنے کے خلاف پورے ملک میں یوم احتجاج منایا گیا۔ علمائے کرام نے اپنے خطابات جمعہ میں پرویز مشرف کی طرف سے ۳۱/ دسمبر تک وردی اتار دینے کے قوم سے کئے گئے وعدے کی خلاف ورزی کی شدید مذمت کی اور امریکی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے ملک کی اساسی بنیادوں کو منہدم کرنے اور پاسپورٹ کا خانہ ختم کرنے کے خلاف شدید ردعمل کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ فوری طور پر ملک کے کروڑوں عوام کا مطالبہ پورا کرتے ہوئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے اور پرویز مشرف فوجی عہدے سے دستبرداری کا اعلان کریں' نماز جمعہ کے بعد ملک بھر کے شہروں میں مساجد کے باہر احتجاجی مظاہرے کئے گئے جن سے متحدہ مجلس عمل کی مقامی قیادت نے خطاب کیا۔ جامع مسجد منصورہ میں نماز جمعہ کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے متحدہ مجلس عمل کے صدر اور امیر جماعت اسلامی پاکستان قاضی حسین احمد نے کہا کہ پرویز مشرف پاکستانی عوام کو امریکا کی غلامی میں دینا چاہتے ہیں' قاضی حسین احمد نے کہا کہ پرویز مشرف مذہب سے شرمندگی محسوس کرتا ہے' اسی لئے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کیا گیا ہے' اس کے لئے وہ دلیل پیش کرتا ہے کہ ہم دنیا میں تنہا ہو رہے ہیں' وہ یہاں روشن خیال اور اعتدال پسند اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں جو امریکا کو پسند ہو اور جو امریکا کو ناپسند ہو وہ انتہا پسندی ہے۔ قاضی حسین احمد نے کہا کہ پاکستان میں قادیانی مسلمانوں جیسے نام رکھ کر مسلمانوں میں تخریب کاری کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ پاکستان کے مخصوص حالات کے تحت ایک سازش کے تحت ختم کیا گیا ہے۔ فوج کی بدقسمتی ہے کہ اس پر امریکی مفادات کا محافظ حکمران قابض ہے' انہوں نے کہا کہ حدیث پاک میں وعدہ خلافی کرنے والے کو منافق قرار دیا گیا ہے اور کسی اسلامی مملکت کا حکمران منافق نہیں ہو سکتا۔ مزید برآں متحدہ مجلس عمل کی سپریم کونسل کی اپیل پر جمعہ کے روز ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ صوبائی دارالحکومت میں مرکزی جماعت اسلامی پاکستان کے مرکز منصورہ میں ہوا جس کی قیادت مجلس عمل پنجاب کے صدر حافظ محمد ادریس رکن قومی اسمبلی فرید احمد پراچہ اور جماعت اسلامی پاکستان کے شعبہ خارجہ امور کے سربراہ عبدالغفار عزیز کر رہے تھے۔ مظاہرین نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد جامع مسجد منصورہ کے باہر جمع ہو گئے اور صدر کی وردی کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے ملتان روڈ پر آ گئے جس کی وجہ سے ٹھوکر نیاز بیگ سے شہر کی طرف آنے والی ٹریفک معطل ہو گئی۔ منصورہ کے سامنے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ ۳۱/ دسمبر ۲۰۰۴ء کے بعد مشرف کے دونوں عہدے غیر آئینی ہو چکے ہیں۔ اس لئے مشرف کو فوری طور پر اقتدار چھوڑ دینا چاہئے۔ متحدہ مجلس عمل نے جمعہ کو وردی کے خلاف یوم احتجاج پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرنے کے خلاف یوم صدائے ختم نبوت' منایا' اس سلسلے میں نماز جمعہ کے بعد آبپارہ میں ایم ایم اے کے مقامی رہنماؤں کی قیادت میں احتجاجی مظاہرہ و جلسہ منعقد کیا گیا۔ مظاہرین نے بڑے بڑے بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر حکومت مخالف نعرے درج تھے۔ مظاہرین سے ایم ایم اے کے رہنماؤں و رکن قومی اسمبلی میاں محمد اسلم' مقامی رہنماؤں مفتی محمد عالمین' قاری سہیل احمد عباسی' جہانزیب علی نقوی' مولانا قاری عبدالوحید قاسمی' زبیر صفدر اور مولانا نذیر فاروقی نے خطاب کیا۔ دریں اثناء متحدہ مجلس عمل جھنگ کے قائدین و کارکنان نے کئی سالوں سے بند پریس کلب جھنگ کی عمارت کے باہر صدر جنرل پرویز مشرف کی وردی کے خلاف جمعہ کو احتجاجی مظاہرہ اور دفعہ ۱۴۴ کے

تحت جلسے جلوس پر پابندی کے باوجود جلسہ عام منعقد کیا۔ متحدہ مجلس عمل پاکستان کی اپیل پر مجلس عمل میں شامل جماعتوں کے پچیس تیس ارکان برس ہا برس سے بند پریس کلب جھنگ کی خالی عمارت کے باہر دوپہر تین بجے جمع ہو گئے اور سیاہ پرچم' سیاہ بینرز لہرانا شروع کر دیئے جن پر صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کے خلاف نعرے درج تھے۔ مظاہرین نے حکومت اور امریکا کے خلاف نعرہ بازی کی۔ مظاہرین و کارکنان نے ضلعی ناظم جھنگ کی طرف سے لگائی جانے والی دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کو جوتے کی نوک پر اٹھا دیا۔ بعد ازاں احتجاجی مظاہرے نے احتجاجی جلسے کی شکل اختیار کر لی' جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے متحدہ مجلس عمل جھنگ کے صدر مولوی محمد انور چیمہ' چوہدری شہباز احمد اور سابق امیدوار صوبائی اسمبلی جھنگ ڈاکٹر نوابزادہ ابوالحسن انصاری نے کہا کہ امریکا نے اپنے ایجنٹ کو وردی میں رہنے کا این او سی دیدیا ہے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور متحدہ مجلس عمل چیچہ وطنی کے زیر اہتمام کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کے اخراج کے خلاف جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ سے ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا' جے یو آئی کے ضلعی امیر مفتی محمد عثمان' متحدہ مجلس عمل کے تحصیل صدر حق نواز خان درانی' جماعت اہلحدیث کے مولانا اکرم ربانی' جماعت اسلامی کے رہنما ملک امیر اختر اعوان' مولانا عبدالباقی' قاری زاہد اقبال اور سماجی رہنما شیخ عبدالغنی نے جلوس کی قیادت کی۔ شرکاء نے جو کتبے اور بینرز اٹھا رکھے تھے ان پر پاسپورٹ پر مذہب کا خانہ بحال کرو' قادیانیت نواز حکمرانوں کے خلاف تحریک جاری رہے گی' حرمین شریفین میں قادیانیوں کے داخلہ کی سازش ناکام بنا دیں گے' ملک کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے وغیرہ کے نعرے درج تھے' جلوس اوکاڑ والا روڈ سے ہوتا ہوا عمارت پریس کلب جا کر جلسہ کی شکل اختیار کر گیا' جہاں مقررین نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کے ایشو پر وزیر اعظم کی جانب سے تشکیل کردہ کمیٹی کو مسترد کرتے ہوئے مذہب کے خانے کی فی الفور بحالی اور اس سلسلہ میں فوری نوٹیفکیشن کے اجراء کا مطالبہ کیا' ان رہنماؤں نے مزید کہا کہ اس سلسلہ میں تاخیری حربے کسی صورت برداشت نہیں کریں گے اور تحفظ ختم نبوت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا' اس سے قبل پولیس کی بھاری نفری جامع مسجد کے باہر پہنچ گئی اور جلوس کو روکنے کی کوشش کی' اس موقع پر بعض کارکنان سے کتبے بھی چھین لئے گئے' تاہم پولیس سے مذاکرات کے بعد شرکاء جلوس نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔ مشرف کی پالیسیوں کے نتیجہ میں پاکستان کی تمام سرحدیں غیر محفوظ ہو گئی ہیں۔ پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا خاتمہ کرنے پر حکومت اور اس کے حواری خدائی قہر کا انتظار کریں۔ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام (ف) کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا سید امیر حسین گیلانی نے کہا کہ ہم نے پرویز مشرف کو باعزت واپسی کا راستہ دیا تھا لیکن انہوں نے عالمی سطح کی وعدہ خلافی کی۔ اب ہم صرف وردی ہی نہیں بلکہ صدارت سے دست برداری کا بھی مطالبہ کرتے ہیں۔ پاکستان کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتیں اب یک آواز یک خیال ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن اسمبلیوں سے مستعفی ہو کر میدان کھلا نہیں چھوڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ سرحد حکومت توڑنے کی دھمکیاں ہماری جدوجہد کو روک نہیں سکتیں۔ حکومت توڑنے کی کوشش کی گئی تو ہم خود اس کو ناکام بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مذہب کے ساتھ سنت رسول "داڑھی" کی تضحیک اور مرزائیت کو سہارا دینے کے لئے مذہب کا خانہ ختم کرنا گناہ عظیم ہے۔ جو مشرف اور اس کے حواریوں کو لے ڈوبے گا وہ قہر خداوندی کا انتظار کریں۔ انہوں نے کہا کہ مذہب کا خانہ بحال نہ ہونے کی صورت میں اعجاز الحق اور چوہدری شجاعت کو حکومت سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہئے۔ بھکر میں بھی احتجاج کیا گیا اور رہنماؤں نے کہا کہ ہم حکومت کی بنائی ہوئی کمیٹی کو مسترد کرتے ہیں' ختم نبوت کا مسئلہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے' کمیٹی کا ایک رکن شیخ رشید خود یہ کہتا ہے کہ دس ہزار پاسپورٹ مذہب کے خانے کے بغیر بن چکے ہیں اور ابھی بنتے رہیں گے' اگر مذہب کا خانہ بحال بھی ہو گیا تو یہ پاسپورٹ منسوخ نہیں کئے جائیں گے۔ اس سے بڑی دھاندلی اور کیا ہو گی؟ یہ بات یوم ختم نبوت کے موقع پر پریس کلب کے سامنے مظاہرے کے دوران کہی ان کے ساتھ ختم نبوت بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی' مسلم لیگ ن کے آفتاب احمد گلو ایڈووکیٹ' متحدہ مجلس عمل کے صدر مولانا صفی اللہ ضلعی اسمبلی اپوزیشن لیڈر رفیق احمد خان نیازی ایڈووکیٹ ملک نذیر سیال ایڈووکیٹ اور تاجر برادری کے نمائندے بھی موجود تھے۔

دعائے صحت کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور شہر کے بزرگ قاری حبیب اللہ قادری اور اوکاڑہ کے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر مولانا سید امیر حسین شاہ گیلانی اور وکیل ختم نبوت چودھری غلام عباس تمنا ایڈووکیٹ کافی عرصہ سے علیل ہیں۔ قارئین ہفت روزہ ختم نبوت سے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت انہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ جماعت کی طرف سے مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی تمام رفقاء کی خیر و عافیت ان کے گھر جا کر پوچھی۔

ہر مذہب میں کچھ بنیادی عقائد اور اصول ہوتے ہیں جن کی بنا پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے

عقائد اسلام اور مرزائیت

تقابلی جائزہ

مفتی محمد راشد مدنی

قسط نمبر ۱۳

مسلمانوں کے عقائد

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کا جو سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہوگیا' آپ علیہ السلام کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا' خواہ نبوت تشریعی ہو یا غیر تشریعی یا کسی بھی قسم کی ہو۔

حدیث مبارکہ سے ثبوت:

"عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنواسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون." (صحیح بخاری ص۴۹۱ ج۱)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے' جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا' لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں' البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔"

مرزائیوں کے عقائد

مرزائیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی' بلکہ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد بھی نبی آ سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی سابقہ انبیاء کی طرح نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے کافر ہیں۔

مرزائیوں کی کتابوں سے ثبوت:

غرض یہ کہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا' اور وہی نبی تھا جس کو نبی کریمؐ نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی نبی تھا' جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں "یاایھاالنبی" کے الفاظ سے مخاطب کیا۔

(کلمۃ الفصل ریویو آف ریلیجنز قادیان ص۱۱۴' ج۱۴)

بنیادی عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ سے انحراف مذہب سے تعلق ختم کر دیتا ہے جبکہ قادیانی مذہب نے بیسیوں اسلامی عقائد سے انحراف کیا ہے

صدر مملکت، وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے

- ...... قادیانیوں کو ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین پاکستان میں دوسری متفقہ ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔
- ...... ووٹر لسٹ، پاسپورٹ و شناختی کارڈ کے فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ رکھا گیا۔
- ...... پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔
- ...... ربع صدی سے پاکستان کے تمام حکومتی ادوار میں اس پر عملدرآمد ہوتا رہا۔
- ...... موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی سازش سے ووٹر لسٹوں سے حلف نامہ حذف کیا گیا اور پھر اسلامیان پاکستان کے اضطراب و احتجاج کے باعث اسے وفاقی حکومت نے واپس لیا۔
- ...... اب پھر حکومتی دوائر میں قادیانی لابی نے شب خون مار کر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرا دیا ہے۔
- ...... حالانکہ یہ آئینی طور پر طے شدہ مذہبی و قومی مسئلہ تھا، جسے اب متنازعہ بنا کر اسلامیان عالم کو اضطراب اور اسلامیان پاکستان کو امتحان میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔
- ...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ جہاں آئینی تقاضہ تھا، وہاں اس لئے بھی ضروری تھا کہ قادیانی بوجہ غیر مسلم ہونے کے حدود حرمین شریفین میں داخل نہیں ہوسکتے۔ سعودی عرب حرمین شریفین میں قانونی طور پر شاہ فیصل مرحوم کے دور سے ان کا داخلہ بند ہے۔ پاکستان میں دیگر ممالک کی نسبت قادیانی تعداد زیادہ ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث دھوکہ دہی سے وہ مسلمان بن کر حرمین شریفین چلے جاتے تھے، اب مذہب کے خانہ کو پاسپورٹ سے حذف کر کے قادیانیوں کی چال طور دھوکہ دہی کو کامیاب بنانے کی حکومتی سطح پر نامناسب کوشش کی گئی ہے۔
- ...... صدر مملکت، وزیر اعظم، وفاقی وزیر داخلہ، قادیانی لابی کی ناز برداری اور پرورش کی روش ترک کر کے پاسپورٹ کے فارم میں حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو حسب سابق فوری بحال کرنے کا آرڈر جاری کریں۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان